سیانڑیاں ناں کھانڑا اے

پوٹھوہاری زبان کی ضرب الامثال اور
ان کے مفہوم کی پہلی کتاب

تحقیق وتالیف
محمد شریف شاد

گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لے کے ناں میں سوہنڑے رب دا کراں کلام بیان
مہر محبت کرنے والا اُچا اُسدا ناں

سیانڑیاں ناں کھانڑاے

گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور

سیانڑیاں ناں کھانڑاے

پوٹھوہاری زبان کی ضرب الامثال

اور

ان کے مفہوم کی پہلی کتاب

تحقیق وتالیف

محمد شریف شاد

نام کتاب	سیانڑیاں ناں کھانڑاے
مصنف	محمد شریف شآد
موضوع	تحقیق
معاون	نسیم کوثر
کمپوزنگ	محمد مظہر اقبال
سرورق	ثاقب حسین
سال اشاعت	2017ء
اہتمامِ اشاعت	محمد ضیاء الدین، چیف ایگزیکٹو کمیٹی، جی ایچ اے
جی ایچ اے اشاعت حوالہ	F.196/17
قیمت	400روپے
پرنٹنگ	جی ایچ اے لیزر پرنٹنگ پشاور
مطبع	گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور
ISBN No.	978-969-687-194-1
ملنے کا پتہ	گندھارا ہندکو اکیڈمی، ... چنار روڈ،

انتساب

نسیم کوثر

تمہارے نام

تم نے 46 سال ہر گرم سرد وقت

میں صبر، سکون اور محبت کے جذبے

سے میرا ساتھ دیا

فہرست

۱۹	و	84
۲۰	ہ	85
۲۱	ی	91

پوٹھوہاری۔میرے پیر دی زبان

احمد علی سائیں ہونڑاں نل منوں اس خاطر بی دلچسپی اے کہ منوں اوہ اچھے لگدین تے ایہہ میری ماں بولی ہندکو زبان دے عظیم صوفی شاعراُن تے اِنہاں داتعلق پشور شہرنل ایا۔ پشور شہر اچ ای پیدا ہوئین تے پشور شہر اچ ای مدفون اُن۔ برے اُنہاں نے آپڑی زندگی دابڑا اوڈا حصہ خطہ پوٹھوہار اچ گزارا تے اتھودے لوک انہاں نُوں پیر سائیں مندین تے اِنہاں دے کلام سی فالاں بی کڈ دین۔ اُس بچے داویاہ اُس وخت تک نی کردے جدوں تک اوہ احمد علی سائیں داکلام نہ سنڑادیوے۔ تے سائیں داکلام سنڑنے دے بعد لوک ایہہ کہندین کہ بچہ ہونڑ جوان ہو گیے تے ہوشیار ہو گیے تے ہونڑ اوہ ذمہ واریاں چکڑیں دے قابل ہو گیے تے ہونڑ اُزاویاہ کیتا جاسکدے۔ خطہ پوٹھوہار اچ بولی جانڑے ولی پوٹھوہاری زبان دے ادب تے احمد علی سائیں دا اتنا اثر ہویے کہ پوٹھوہاری شعراء تے ادیب دی لکھتاں تے سائیں دارنگ نمایاں نظر آندے۔ پوٹھوہاری زبان بڑی مٹھی تے اچھی زبان اے تے منوں اس خاطر بی اچھی لگدی اے کہ میرے پیر سائیں یعنی احمد علی سائیں نے آپڑی زندگی دابڑا اوڈا حصہ خطہ پوٹھوہار اِچ گزاراوے تے پوٹھوہاری اس خاطر بی اچھی لگدی اے کہ ایہہ تے میری زبان ہندکو دونوں داتعلق زباناں دے ہندآریائی خاندان نال اے۔ محمد شریف شادؔ نل میری ہونڑ تک ملاقات نی ہوئی لیکن ٹیلیفون تے گفتگو دے ذریعے پتہ چلا کہ اُنہاں نے پوٹھوہاری زبان دی اکھاناں یعنی اکھانڑ تے تحقیقی کم کیتا ایا تے اُنہاں نے خواہش ظاہر کیتی کہ گندھارا ہندکو بورڈ دے ذریعے اُنہاں دا تحقیقی کم چھپ کے عوام تک ل آسکے۔ منوں اس گل دی خوشی اے کہ آپڑے وعدے دے مطابق اُنہاں دی تحقیقی کتاب تواڈے ہتھاں اِچ تواڈے ملاحظے وسے موجود اے۔

محمد ضیاء الدین

جنرل سیکریٹری

گندھارا ہندکو بورڈ پاکستان، پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلی بات

میں جب اپنی پہلی کتاب ''پوٹھوہاری اُردو لُغت'' مرتب کر رہا تھا تو یہ بات ذہن میں تھی کہ پوٹھوہاری زبان کی پہلی لُغت اگر شائع ہوگئی تو پھر ایک اور ایسا کام کرنے کی کوشش کروں گا جو اپنی نوعیت میں منفرد ہو۔اس بارے میں دو کام ایسے میری نظر میں تھے جن پر محنت کر کے کوئی بہتر تخلیقی عمل سامنے لایا جا سکتا ہے جو میرے اس خوبصورت خِطّے ''پوٹھوہار'' کے باسیوں کے لئے مفید بھی ہو، کارآمد بھی ہو اور دلچسپی کا سامان بھی رکھتا ہو۔

ایک کام تھا گرامر۔یعنی پوٹھوہاری زبان کی گرامر یا صرف ونحو اور دوسرا اس کی ''ضرب الامثال'' جو ہم روزمرہ استعمال میں لاتے ہیں لیکن ان کے پس منظر یا وجہ تسمیہ کے بارے میں ہمیں علم نہیں۔

جہاں تک گرامر کا تعلق ہے، میرے ایک بزرگ دوست اور پوٹھوہاری زبان کے معروف محقق سیّد حبیب شاہ بخاری صاحب ایک قاعدہ مرتب کر کے شائع کر چکے ہیں اور دوسرے پر کام کر رہے ہیں۔اسی طرح ہمارے ایک دوسرے دوست اور اس زبان کے شاعر اور ادیب جناب یاسر کیانی بھی کوشش کر رہے ہیں۔جہاں تک ضرب الامثال کا تعلق ہے اس پر شاید ابھی کام نہیں کیا گیا۔لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ پوٹھوہاری ضرب الامثال پر کام کیا جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کام میں مجھے کامیابی نصیب ہوئی۔میں نے اس میں کس طرح اور کس کس سے مدد لی اور یہ کام کیسے مکمل ہوا۔اس کی تفصیل بھی اگلے صفحات میں آپ کے علم میں آ جائے گی۔

اُردو کے لفظ ضرب المثل کا پوٹھوہاری ترجمہ ''کھانڑ'' یا ''اکھانڑ'' ہے۔کچھ علاقوں میں اس کو الف کے ساتھ ''اکھانڑ'' اور کچھ جگہوں پر صرف ''کھانڑ'' بولا جاتا ہے۔یہ اکھانڑ یا کھانڑ۔۔۔ ہیں کیا؟ ان کی ہیئت، ان کی زبان، ان کا پس منظر۔۔۔ان کی تاریخ ہے کیا؟ پہلے یہ جان لیجئے۔کوئی اکھانڑ جس علاقے سے تعلق رکھتا ہے وہ اس مخصوص علاقے کی زبان بولنے والوں کی سماجی اور معاشرتی ثقافت کی عکاسی کرتا ہے۔یہ

صدیوں کی لوک سوچ اور سمجھ (Folk Wisdom) کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ یہ کتابی شکل میں نہیں ہوتا بلکہ لوگوں میں سینہ بہ سینہ سفر کرتا ہے اور اسی سفر میں اگلی نسل کو منتقل ہو جاتا ہے۔ یہ عمل صدیوں سے جاری ہے جو کھانڑ ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے سنے۔ وہ از خود از بر ہو گئے۔ ہمارے آباؤ اجداد نے اپنے آباؤ اجداد سے اور پھر اسی طرح پتہ نہیں کتنی نسلوں سے لوگوں کے ذہنوں میں چلے آ رہے ہیں۔ صدیوں سے جاری یہ سفر اب بھی ہم اپنی نسلوں میں منتقل کر رہے ہیں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے۔ جب اس طرح کا کوئی اکھانڑ کسی بزرگ سے سنتے تھے تو اشتیاق پیدا ہوتا تھا کہ اس کا حقیقی مفہوم معلوم کیا جائے پھر اس کے پس منظر کو جاننے میں بھی دلچسپی ہوتی تھی اپنے بڑوں سے اس کا مطلب پوچھتے پھر کھوج میں لگ جاتے کہ کس طرح یہ معرضِ وجود میں آیا ہوگا۔

مجھے یہ بھی یاد ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد جتنے اکھانڑ اپنی روزمرہ کی زبان میں استعمال کرتے تھے اُن میں سے اب بہت سارے معدوم ہو چکے ہیں۔ اس کی بہت ساری وجوہات ہیں۔ ان میں سے ایک وجہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد کا دیہات سے شہروں میں منتقل ہونا ہے۔ کاشتکاری کم اور ملازمت زیادہ ہو گئی ہے۔ لوگوں نے شہروں کا رُخ اس لئے بھی کر لیا ہے کہ شہروں میں تعلیم کے مواقع، دیہات اور قصبوں کی نسبت زیادہ ہیں۔ عوام میں تعلیم کا شعور اُجاگر ہونا شروع ہو گیا ہے۔ شہروں میں آ جانے کے باعث، زبان میں بھی تبدیلی آنا شروع ہو گئی اور رفتہ رفتہ اپنی مادری زبان سے لگاؤ کم اور شہروں کی اُردو سے واسطہ بڑھ گیا ہے۔

بچہ جب سکول جاتا ہے تو اُردو از خود سیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی چھوٹی عمر میں ہی دو زبانیں بیک وقت سیکھ لیتا ہے۔ اگر گھر میں بھی بالکل شروع میں ہی اس کے ساتھ اُردو میں بات کی جائے تو وہ اپنی مادری زبان نہیں سیکھ سکے گا۔ دوسرے لفظوں میں وہ اپنی مادری زبان بھول جائے گا۔ زبان کوئی بھی ہو اس کا سیکھنا ایک علم ہے۔

ایک اور تبدیلی جو اب ہمارے ہاں سکولوں میں در آئی ہے وہ انگریزی کی تعلیم ہے اور اس کو پہلی جماعت سے پہلے، مطلب ہے نرسری کلاس سے شروع کر دیا گیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اب بچہ سکول میں اُردو کم اور انگریزی زیادہ پڑھتا ہے۔ گھر آ کر ماڈرن ماں باپ اس کے ساتھ انگریزی میں بات کرنا فخر سمجھتے ہیں۔ اپنے لئے بھی اور بچے کے لئے بھی۔ وہ دو غیر مادری زبانیں تو سیکھ رہا ہے لیکن نہیں سیکھ رہا تو اپنی مادری زبان۔ یہ بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے؟

اور اب آیئے اکھانڑ کی طرف۔ جس طرح آپ پڑھ چکے ہیں کہ یہ اکھانڑ کسی نے بھی نہ کسی کتاب سے پڑھے نہ کسی نے کسی کو باقاعدہ سکھائے۔ یہ خالص لوک اَدب سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے گزشتہ چار پانچ سالوں میں ان اکھانڑوں کو ڈھونڈنے اور ان کے بارے میں دیہات میں رہنے والے اپنے بزرگوں اور خواتین سے معلومات حاصل کیں۔ اس کام میں مجھے یہ تجربہ بھی ہوا کہ مردوں کی نسبت عورتوں کی زیادہ تعداد ان اکھانڑوں کے بارے میں جانتی ہے اور آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ ان کو جمع کرنے میں جتنی مدد میری اہلیہ نے کی اتنی کسی اور نے نہ کی ہوگی۔ بہت سے ایسے اکھانڑ جو میرے علم میں نہیں تھے، وہ میری اہلیہ کو یاد تھے اور اس کتاب میں شامل بہت سارے اکھانڑ اُنہیں کے بتائے ہوئے ہیں۔ افسوس اب وہ اِس دنیا میں نہیں رہیں، اللہ ان کو غریقِ رحمت کرے۔

اس سے مجھے ایک تاثر بھی ملا کہ یہ اکھانڑ مردوں کی نسبت دیہی خواتین میں زیادہ مستعمل ہیں، اور ظاہر ہے خواتین کا علم ان کی اولاد میں منتقل ہوتا رہتا ہے ارادی طور پر بھی اور غیر ارادی طور پر بھی۔ یہی وجہ ہے کہ میرے بچّوں کو بھی بہت سارے اکھانڑ نہ صرف یاد ہیں بلکہ وہ اپنی روزمرہ کی زبان میں اکثر استعمال بھی کرتے رہتے ہیں اور میرے لئے یہ باعث اطمینان ہے کہ بچّوں کو اپنی مادری زبان آتی ہے۔

اس کے باوجود کہ وہ ماشاءاللہ سب اچھی یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل ہیں۔ میری والدہ محترمہ (اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے) جب حیات تھیں تو باتوں باتوں میں کئی اکھانڑ بولا

کرتی تھیں، اور مجھے ان کی زبان سے سنے ہوئے اکھانڑ اب تک اُسی طرح یاد ہیں۔

میں نے اس کتاب میں کوشش کی ہے کہ اس میں زیادہ سے زیادہ پوٹھوہاری اکھانڑ شامل کئے جائیں اور ان کے مفہوم سے پڑھنے والوں کو آگاہی دلائی جائے، اس کے لئے ترتیب یہ رکھی گئی ہے کہ پہلے کھانڑ کو اپنی اصلی شکل میں پوٹھوہاری زبان میں پیش کیا گیا ہے، اس کے بعد اس کا اُردو ترجمہ اور پھر اس کا مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

مفہوم میں جہاں جہاں اس اکھانڑ کی وجہ تسمیہ معلوم ہو سکی وہ بھی درج کی گئی ہے اور وجہ تسمیہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں اس کا مفہوم یا آپ اس کو تشریح کہہ لیں، بیان کرنے کی کوشش کی ہے، مقصد یہ ہے کہ اکھانڑ پڑھنے کے بعد اس کا اصل مفہوم بھی ذہن نشین ہو جائے۔

اس سلسلے میں ایک وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض اکھانڑ کسی خاص طبقے یا علاقے کے لوگوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ان کو شامل کرنے کا ہرگز یہ مدعا نہیں کہ خدانخواستہ اُس مخصوص طبقے یا اُس مخصوص علاقے کی توہین کرنا مقصود ہے چونکہ پوٹھوہاری زبان میں ایسے چند اکھانڑ موجود ہیں، ان سے اس علاقے کے باسیوں کے مخصوص رویے یا طرزِ عمل کا اظہار کرنا تو مقصد ہو سکتا ہے کسی کی توہین کرنا قطعی نہیں۔ نہ کسی خاص طبقے کی اور نہ کسی مخصوص علاقے کی۔ ان کے کتاب میں شامل کرنے سے اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہو تو میں پیشگی معذرت خواہ ہوں۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ یہ اکھانڑ جمع کرنے میں مجھے اپنے علاقے کے بہت سے خواتین و حضرات کی مدد حاصل ہوئی۔ میں نے ان کی صحت کے بارے میں بھی کئی کئی دفعہ تحقیق کی اور جو متفقہ طور پر درست ہوا اُسے شامل کیا۔

مجھے اس سلسلے میں سب سے زیادہ تعاون اپنی اہلیہ کا حاصل رہا۔ جنہوں نے بہت سارے اکھانڑ مجھے بتائے پھر ہم نے آپس میں بحث و تمحیص کر کے ان کے صحیح ہونے کی تصدیق کر کے ان کو شامل کیا۔ اس لئے میرے شکریے کی سب سے زیادہ حقدار میری اہلیہ نسیم کوثر ہیں۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے سارے بچے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں لیکن ان کو اپنی مادری زبان سے محبت بھی ہے اور وہ گھر میں اسی ماں بولی میں بات کرتے ہیں۔ کئی موقعوں پر بچوں نے بھی کوئی اکھانڑ بول کر میری یادداشت میں اضافہ کیا اس کے لئے عافیہ، مہ وش راجہ، ثاقب، عاقب اور اقصیٰ کا بھی شکر گزار ہوں۔

پوٹھوہاری زبان کے محقق سیّد حبیب شاہ بخاری نے بھی اس سلسلے میں مدد کی، ان کا بھی شکریہ۔ اس کتاب کی تدوین اور کمپوزیشن میں میرے دیرینہ ساتھی محمد مظہر اقبال نے سارا کام اکیلے انجام دیا وہ بھی میرے شکریے کے مستحق ہیں، اور سب سے بڑھ کر اس زبان سے محبت کرنے والے وہ لاتعداد لوگ جن کی روزمرہ کی زبان سے میں بچپن سے اَب تک نئے نئے الفاظ ومحاورات اور اکھانڑ (ضرب الامثال) سنتا آرہا ہوں اور جن کی وجہ سے مجھے یہ کتاب ترتیب دینے کی تحریک ہوئی، پوٹھوہاری کے اُن سارے باسیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مجھے پوری امید ہے کہ میں نے جس کام کا آغاز کیا ہے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں اس زبان سے محبت رکھنے والا آئندہ کا کوئی ادیب ودانشور اپنی توانائیاں صرف کرے گا اور کچھ عرصہ بعد پوٹھوہاری میں استعمال ہونے والے سارے اکھانڑ کتابی شکل میں پڑھنے والوں کے ہاتھوں میں ہوں گے۔ یہ کام مشکل ضرور ہے ناممکن ہرگز نہیں اس کے لئے وقت درکار ہے، لیکن وقت سے زیادہ ضروری وہ جذبہ۔۔۔جس کے بغیر کوئی کام مکمل نہیں ہوسکتا۔

اللہ ہمارے اس جذبے کو سلامت رکھے، آمین!

محمد شریف شاد

ا،آ،الف

۱۔ آپ جوگی جائیں تے ساتھ کو بسم اللہ

اُردو ترجمہ : اپنے لئے جگہ کوئی نہیں، ساتھ والے کو کہیں آیئے بسم اللہ۔

وضاحت : اُس موقع پر بولا جاتا ہے جب کسی آدمی کے پاس اپنے کھانے پینے، رہنے بسنے کے لئے کچھ نہ ہو، یعنی خود مفلس ہو اور دوسروں کو ساتھ کھانے پینے یا رہائش رکھنے کے لئے خوش آمدید کہے۔ دوسرے ایسے شخص کے لئے کہتے ہیں کہ اپنے لئے کچھ ہے نہیں اس کے پاس، دوسروں کو خواہ مخواہ دعوتیں دیتا پھرتا ہے۔

۲۔ آیا بڑی ٹنڈی لاٹ ناں سالا

اُردو ترجمہ : بڑی کروفر کے ساتھ آ گیا۔

وضاحت : مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی خواہ مخواہ کی شیخیاں بگھارتا پھرتا ہو اور کسی کے ہاں آ کر اپنے بارے میں امیر ہونے کی شیخی بگھارتا پھرے۔ تو لوگ کہتے ہیں چھوڑ یار تم بھی جس قدر کروفر اور قدر و منزلت والے ہو ہمیں معلوم ہے۔ یہ شیخیاں اپنے پاس ہی رکھو۔

۳۔ آپڑاں ماری تے چھاماں سٹے پرایا مارے تے دُھپے

اُردو ترجمہ : اپنا مار کے سایے میں ڈالے اور غیر مار کے دھوپ میں۔

وضاحت : بڑی معنی خیز ضرب المثل ہے جس میں انسانی رشتوں کے تقدس کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اگر اپنا کوئی عزیز رشتہ دار مار دے گا تو اندر کے جذبے کے تحت دھوپ کی بجائے سایے میں ڈال دے گا لیکن اگر کوئی پرایا (یا غیر) مارے گا تو وہ مزید تکلیف دینے کی غرض سے دھوپ میں ہی ڈالے گا اپنے اور پرائے کے رشتے کا موازنہ کرنے کی کوشش بڑی خوبصورتی سے ایک جملے میں کر دی گئی ہے۔

۴۔ آپڑیں مرنے بغیر بہشت نمیں لبھنڑیں

اُردو ترجمہ : اپنے مرتے بغیر بہشت نہیں ملتی۔

وضاحت : بڑی معنی خیز ضرب المثل ہے۔جس میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آدمی اپنے ہاتھوں سے کام نہ کرے تو کوئی دوسرا اُس کے لئے مشکل سے ہی کرتا ہے۔بہشت ملنے کا تصور یہی ہے کہ آدمی مرے گا تو بعد میں بہشت میں جا سکے گا اس دنیا میں تو جنت ملنے سے رہی۔

یہ اس موقع پر بولتے ہیں جب کسی دوسرے کو کوئی کام کرنے کو کہا جائے تو وہ ٹال مٹول کرے یا نہ کرے تو کہتے ہیں کہ سچ ہے اپنے مرنے کے بعیر تو بہشت نہیں ملتی۔بہشت حاصل کرنے کے لئے مرنا ہی پڑے گا یعنی کام خود ہی کریں گے تو ہوگا۔

۵۔ اُٹھ نہ کڈے، کڈے بورے۔

اُردو ترجمہ : اُونٹ تو نہ کُودے،اُن پر رکھا ہوا سامان کُود پڑا۔

وضاحت : بڑی معنی خیز ضرب المثل ہے،جس کا مطلب بھی بڑا کمال ہے۔یعنی جس کو کسی تکلیف میں،بولنا چاہئے تھا،وہ تو خاموش ہے اور جس کو خاموش رہنا چاہئے وہ شور مچا رہا ہے۔اُونٹ کے اوپر جس قدر بھی وزن لاد دیا جائے وہ خاموشی سے وزن اٹھا کر چلتا رہتا ہے،محسوس نہیں کرتا۔اُس موقعے پر بولا جاتا ہے جس کسی کو تکلیف پہنچے تو وہ خاموش رہے اور جس کو تکلیف نہ بھی ہو یا کم ہو وہ چلاتا پھرے۔دوسروں کا احساس نہ کرنے سے متعلق بات بڑی خوبصورتی اور بڑے مختصر الفاظ میں بیان کر دی گئی ہے۔

۶۔ اکھیوں دسناں نمیں تے ناں روشنائی یا

اکھیوں دِسنائیں تے ناں نور بھری

اُردو ترجمہ : آنکھوں سے نظر نہیں آتا لیکن نام روشنی رکھا ہوا ہے۔

وضاحت : یہ اُس موقع پر بولا جاتا ہے جب کوئی شخص اپنے آپ سے زیادہ اپنی قدر و منزلت دوسروں پر ظاہر کرنا چاہے جبکہ وہ اس قابل نہ ہو۔جو جس قابل نہ ہو اور وہ ظاہر اس سے زیادہ کرے،اس کے

بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کے کیا کہنے اس کا تو یہ حال ہے کہ آنکھوں سے نظر تو آتا نہیں اور نام روشنی رکھا ہوا ہے۔

۷۔ اگوں لبھامیں تے پچھوں کُتا گھِنی گیا

اُردو ترجمہ : لالچ میں آگے سے ملا کچھ نئیں اور پیچھے سے کُتا لے گیا۔

وضاحت : یہ ایسے لالچی شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو ہر طرح سے، جائز و ناجائز طریقے سے دولت حاصل کرنا چاہتا ہو، لالچ میں آ کر اُس نے کسی سے کچھ لینے کے لئے آگے ہاتھ پھیلایا تو دینے والے نے کچھ دیا نہیں اور دوسرے ہاتھ میں جو پہلے سے لیا ہوا تھا، وہ چھپانے کے لئے ہاتھ پیچھے کیا۔ تو پچھلے والے ہاتھ سے کُتا چھین کر لے گیا۔ نہ آگے سے مل سکا اور نہ پہلے کا حاصل کیا ہوا پاس رہا۔ خالی ہاتھ واپس جانا پڑا۔
جہاں کسی کو حد درجہ حریص اور لالچی کہنا ہو تو یہ ضرب المثل بولی جاتی ہے۔

۸۔ اَنّھے تے ہوئی گئے آں، نیندراں نے مزے

اُردو ترجمہ : اندھے تو ہو گئے پر نیند کے مزے ہو گئے

وضاحت : یہ بڑی دلچسپ ضرب المثل ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر ایک خوبی چھن گئی تو اس کے بدلے میں ایک اور خوبی حاصل ہوئی تو اچھا ہی ہوا۔ دوسرے لفظوں میں یہ ایک طنز ہے جو کوئی شخص کسی دوسرے پر اُس وقت کرتا ہے جب وہ دیکھے کہ اِس شخص کو کام نہ کرنے کے لئے کسی نہ کسی بہانے کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ اس بہانے کام سے جی چراتا ہے۔

۹۔ انّھیاں وچوں کانڑاں راجہ

اُردو ترجمہ : اندھوں میں سے کانا راجہ / سردار

وضاحت : مطلب یہ ہے کہ بہت ساری خرابیوں کے مقابلے میں اگر کسی میں ایک آدھ خوبی ہو اور وہ اُس خوبی کا تذکرہ کرتا پھرے۔ تو کہا جاتا ہے کہ یہ تو اندھوں کا سردار ہے کیونکہ اس کی ایک آنکھ تو دیکھنے کے لئے ہے کیونکہ اندھا یا نابینا دونوں آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا اور کانا، ایک آنکھ سے تو دیکھ سکتا ہے۔ گویا

بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کے کیا کہنے اس کا تو یہ حال ہے کہ آنکھوں سے نظر تو آتا نہیں اور نام روشنی رکھا ہوا ہے۔

۷۔ اگوں لبھائیں تے پچھوں ٹکا کھنی گیا

اُردو ترجمہ : لالچ میں آگے سے ملا کچھ نہیں اور پیچھے سے ٹکا لے گیا۔

وضاحت : یہ ایسے لالچی شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو ہر طرح سے، جائز و ناجائز طریقے سے دولت حاصل کرنا چاہتا ہو، لالچ میں آکر اُس نے کسی سے کچھ لینے کے لئے آگے ہاتھ پھیلایا تو دینے والے نے کچھ دیا نہیں اور دوسرے ہاتھ میں جو پہلے سے لیا ہوا تھا، وہ چھپانے کے لئے ہاتھ پیچھے کیا۔ تو پچھلے والے ہاتھ سے ٹکا چھین کر لے گیا۔ نہ آگے سے مل سکا اور نہ پہلے کا حاصل کیا ہوا پاس رہا۔ خالی ہاتھ واپس جانا پڑا۔

جہاں کسی کو حد درجہ حریص اور لالچی کہنا ہو تو یہ ضرب المثل بولی جاتی ہے۔

۸۔ اَنھے تے ہوئی گئے آں، نیندراں نے مزے

اُردو ترجمہ : اندھے تو ہو گئے پر نیند کے مزے ہو گئے

وضاحت : یہ بڑی دلچسپ ضرب المثل ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر ایک خوبی چھن گئی تو اس کے بدلے میں ایک اور خوبی حاصل ہوئی تو اچھا ہی ہوا۔ دوسرے لفظوں میں یہ ایک طنز ہے جو کوئی شخص کسی دوسرے پر اُس وقت کرتا ہے جب وہ دیکھے کہ اِس شخص کو کام نہ کرنے کے لئے کسی نہ کسی بہانے کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ اس بہانے کام سے جی چراتا ہے۔

۹۔ انھیاں وچوں کانڑاں راجہ

اُردو ترجمہ : اندھوں میں سے کانا راجہ / سردار

وضاحت : مطلب یہ ہے کہ بہت ساری خرابیوں کے مقابلے میں اگر کسی میں ایک آدھ خوبی ہو اور وہ اُس خوبی کا تذکرہ کرتا پھرے۔ تو کہا جاتا ہے کہ یہ تو اندھوں کا سردار ہے کیونکہ اس کی ایک آنکھ تو دیکھنے کے لئے ہے کیونکہ اندھا یا نابینا دونوں آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا اور کانا، ایک آنکھ سے تو دیکھ سکتا ہے۔ گویا

ایک آنکھ والا، دونوں آنکھوں سے محروم شخص سے تو بہتر ہے۔

۱۰۔ انبھ چاہی نے وے بھانویں اکّے نالوں ڈھنڑ

اُردو ترجمہ : آم چاہئیں خواہ آک کے پودے سے ہی کیوں نہ حاصل ہوں۔

وضاحت : یہ اُس موقع پر بولا جاتا ہے جب کوئی کسی چیز کی خاصیت یا خوبی یا کسی چیز کے نہ ملنے کی شکایت کرے تو کہتے ہیں تمہیں تو کھانے کو آم چاہئیں تمہیں اس سے کیا غرض کہ یہ کہاں سے حاصل ہوئے ہیں، آم بے شک آک (ایک کڑوا خودرو پودا) سے حاصل ہوں، تمہارا مطلب تو نکل جائے گا۔ شکایت کس بات کی!

۱۱۔ اگے اگے دوڑتے پچھے ترٹی چوڑ

اُردو ترجمہ : آگے آگے دوڑتے جاؤ اور پیچھے پیچھے کام خراب ہوتا جائے۔

وضاحت : یعنی اگر آدمی جلدی جلدی میں کوئی کام کرتا جائے، اور اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ اس کام میں کوئی نقص رہ رہا ہے یا یہ کام نامکمل رہ گیا ہے، اور ایک کام کو نامکمل چھوڑ کے اگلے (دوسرے) کام میں ہاتھ دال دے۔ اس صورت میں نہ پہلا کام مکمل ہوگا اور نہ دوسرا، دونوں کاموں کو مکمل کرنے کا، دوسرے لفظوں میں، یہ گُر بتایا گیا ہے کہ پہلے شروع کئے جانے والے کام کو مکمل کر کے دوسرے کام کو شروع کرنا چاہئے تا کہ دونوں بآحسن پایۂ تکمیل کو پہنچ سکیں۔

۱۲۔ اج مویوں کل دُوآ دیہاڑا

اُردو ترجمہ : آج مرے، اور کل دوسرا دن

وضاحت : یہ دنیا کی رِیت ہے کہ مرنے والے کو جلدی بھلا دیا جاتا ہے۔ اس ضرب المثل کا مطلب یہ ہے کہ مرنے والے کا کیا ہے اُسے تو دوسرے دن ہی بھلا دیا جاتا ہے اور اس کی قدر زندہ رہنے والوں کے دلوں میں روز بروز کم ہوتی جاتی ہے اور پھر اس کا نام تک لوگ بھول جاتے ہیں۔ کوئی مرنے والوں کو یاد نہیں رکھتا۔

۱۳۔ اسم گول تے کجھ نہ پھول

اُردو ترجمہ : تمام باتیں گول مول ہی ہیں اس لئے کچھ نہ پوچھو۔

وضاحت : جب کسی بات کو ظاہر نہ کرنا ہو یا کسی راز کو راز ہی رہنے دینا ہو تو بولتے ہیں کہ اس بات یا واقعے کے اندر ہی اندر کچھ گول مول سا ہی ہے، اس لئے بہتر ہے اس کے بارے میں نہ ہی پوچھا جائے یا اس بارے میں تحقیق نہ ہی کی جائے۔ اس راز کو راز ہی رہنے دیں۔

۱۴۔ انھی پیہنے تے کُتی چٹّے، آٹاں کیاں نہ گھٹے؟

اُردو ترجمہ : نابینا عورت آٹا پیسے، ساتھ ساتھ کُتیا آٹا چاٹتی جائے تو آٹا کم کیسے نہ ہو؟

وضاحت : جب کسی کے الّلے تللّے بیان کرنے ہوں تو کہا جاتا ہے کہ ان کا تو یہ حساب ہے جیسے اندھی عورت اگر آٹا پیسے گی اور ساتھ ساتھ اس کا پیسا ہوا آٹا کتا یا کُتیا کھاتا جائے گا تو آٹا کیسے پورا ہو گا اور کیوں کم نہیں ہو گا۔ مطلب یہ ہے کہ جب سارے کام شروع سے آخر تک ہی صحیح طریقے سے نہیں ہوں گے تو پھر نقصان تو ہو گا۔

۱۵۔ اوہ دیہاڑا ڈباجدوں گھوڑی چڑھیا کُبّا

اُردو ترجمہ : وہ دن نہیں آئے گا جب کُبڑا بھی گھوڑی پر چڑھے گا۔

وضاحت : یہ اُس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کام کے مکمل نہ ہونے کا یقین ہو۔ یعنی وہ دن تو ڈوب ہی گیا جب کُبڑا بھی گھوڑی پر سواری کرے گا۔ ایک دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ دن مت آئے گا جب کوئی کُبڑے آدمی کو لڑکی کا رشتہ دے دے گا اور وہ بھی دولہا بن کر گھوڑی پر سوار ہو گا۔ گھوڑی پر بیٹھنے کا مطلب دولہا بننا بھی لیا جاتا ہے۔

۱۶۔ اٹھ نہ سکاں تے ہل ہل ماراں

اُردو ترجمہ : خود اُٹھ نہ سکوں اور دوسروں کو پیچھے سے پہنچ کر مارنے کی سوچوں۔

وضاحت : یہ ضرب المثل اس نقطۂ نظر کی عکاسی کرتی ہے کہ آدمی میں کوئی کام کرنے کی سکت نہ ہو

اور شیخی بگھارتا پھرے کہ اگر میری گرفت میں آ گیا تو میں بھاگنے والے کو نہ صرف بھاگنے نہیں دوں گا بلکہ اس کی مرمت بھی کروں گا۔ یہ شیخیاں بگھارنے والے کے لئے بولا جاتا ہے کہ خود اٹھ تو سکتا نہیں اور باتیں بھاگنے والے کو پیچھے سے جا لینے اور پکڑ کر مارنے کی کرتا ہے۔

۱۷۔ ایہہ جہان مٹھا، تے اغلا کس ڈٹھا

اُردو ترجمہ : یہ دنیا میٹھی ہے، اور اگلا جہان کس نے دیکھا ہے۔

وضاحت : یہ بڑے مزے کی ضرب المثل ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک بے فکرا شخص جس کو اپنی آخرت اور روزِ حشر کی فکر نہ ہو، وہ کہتا ہے کہ یہی جہان ہی میٹھا ہے، اسی میں عیش کر لو، آنے والا جہان کس نے دیکھا ہے یعنی اس دنیا کی زندگی میں ہی عیش و عشرت کر لو۔ اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ آگے کیا ہونا ہے۔ یہ ضرب المثل غافل شخص کے لئے بولی جاتی ہے۔

۱۸۔ اُٹھاں آلیاں نال دوستی لائیے تے دروازے اُچے رکھنے پیندے ہیں

اُردو ترجمہ : اُونٹوں والوں کے ساتھ دوستی کریں تو دروازے اُونچے رکھنے پڑتے ہیں۔

وضاحت : زندگی کو دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر گزارنے کے موقع پر کہتے ہیں کہ اگر آپ نے کسی ایسے شخص سے دوستی کرنی ہے تو پھر اپنے گھر کے دروازے اونچے رکھنے پڑیں گے کیونکہ آپ کا دوست آئے اور اگر وہ اپنے ساتھ اونٹ بھی لائے تو اونٹ کو کسی کمرے میں داخل ہونے کے لئے اونچے دروازے کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر دروازہ اونچا نہ ہو تو اونٹ اندر کس طرح داخل ہو گا اور اگر اونٹ اندر داخل نہیں ہو سکے گا تو پھر وہ شخص واپس چلا جائے گا۔ اس طرح ان کی دوستی میں فرق آ جائے گا۔

۱۹۔ اِس تے کائیں نی ہڈی کھادی وی

اُردو ترجمہ : اِس (فلاں) نے تو کوّے کی ہڈی کھائی ہوئی ہے۔

وضاحت : یہ اُس آدمی کے لئے بولا جاتا ہے جو باتیں بہت کرتا ہو اور آواز بھی اونچی رکھے یعنی کوّے کی طرح ٹیں ٹیں کرے۔ کہتے ہیں ایسا لگتا ہے اس نے کوے کی ہڈی کھائی ہوئی ہے۔ کوّے کی طرح

بولنا ہے۔ جو آدمی زیادہ بولے اور اُونچی آواز میں بولے اس کے لئے بولتے ہیں۔

۲۰۔ اینویں ای بستے نہ بنھو

اُردو ترجمہ : ویسے ہی (بلاوجہ) جھوٹ نہ بولتے رہو۔

وضاحت : کچھ لوگوں کی عادت بن جاتی ہے کہ وہ بات بے بات جھوٹ بولتے ہیں، اس جھوٹ بولنے کو بستہ باندھنا کہا گیا ہے۔ اور ایسے آدمی کو اس طرح کے گناہ بے لذت (جھوٹ) سے منع کیا گیا ہے ایک طرح سے یہ نصیحت ہے کہ ہر بات میں جھوٹ نہ بولا کرو۔

۲۱۔ اَج تیریاں تے کل میریاں

اُردو ترجمہ : آج تمہاری اور کل میری باری۔

وضاحت : یہ اُس موقع پر بولا جاتا ہے جب کوئی آدمی زیادہ تیزی دکھا رہا ہو اور کسی کو خاطر میں ہی نہ لاتا ہو بلکہ دوسروں کو حقیر بھی اور غریب بھی سمجھتا ہو اپنے برابر کسی کو نہ سمجھے، تو بولتے ہیں کہ کوئی بات نہیں آج تمہاری باری ہے تو کل ہماری بھی باری آئے گی۔

یعنی اتنا چوڑا ہونے اور غرور کرنے کی ضرورت نہیں یہ تو نظامِ قدرت ہے کہ کبھی کوئی امیر اور کبھی کوئی۔ ایک طرح کے حالات کسی کے بھی نہیں رہتے۔

۲۲۔ اگے ای کانڑیں اپروں پئی گیا پانڑیں

اُردو ترجمہ : پہلے ہی آنکھ سے کانی تھی اوپر سے اور پانی پڑ گیا۔

وضاحت : اس ضرب المثل کا مفہوم بڑا دلچسپ ہے یہ کہ پہلے ہی ایک آنکھ سے نظر نہیں آتا تھا اوپر سے پانی پڑ گیا۔ مراد یہ ہے کہ پہلے ہی ایک مصیبت تھی اوپر سے کوئی اور بڑی مصیبت بھی آ ٹپکی۔ آنکھ میں پانی پڑنے سے متعلق عام تاثر دیہات میں یہ لیا جاتا ہے کہ آنکھ میں پانی پڑ جائے تو نظر جاتی رہتی ہے۔ پہلے ہی ایک آنکھ سے پانی پڑنے کی وجہ سے نظر نہیں آ رہا اور اب اگر دوسری میں بھی پانی پڑ گیا تو خدانخواستہ پورا نابینا ہو جانے کا خدشہ ہے۔

۲۳۔ اونٹھاں آلے وی بڑے آہلی ہونڑیں

اُردو ترجمہ : اونٹوں والے بھی بڑے کاہل ہوتے ہیں۔

وضاحت : یہ ایک کہاوت سے بنی ضرب المثل ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ ایک کاہل آدمی بیری کے درخت کے نیچے لیٹا ہوا تھا۔ اوپر سے ایک بیر اُس کے سینے پر گرا۔ کاہل آدمی انتظار کرتا رہا کہ کوئی آئے تو وہ اس سے کہے کہ یہ بیر اٹھا کر اُس کے منہ میں ڈال دے۔ ایک اونٹ والا اُدھر سے گزرا۔ وہ اونٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ کاہل لیٹے شخص نے اونٹ والے کو آواز دی وہ رُک گیا۔ اُس نے کہا بھائی اونٹ پر سے نیچے اُتر کر یہ بیر ذرا میرے منہ میں ڈال دو۔ اُس نے کہا تم عجیب آدمی ہو اپنے ہاتھ سے اپنے منہ میں بیر نہیں ڈال سکتے۔ میں اونٹ سے اُتروں گا اور پھر تمہارے منہ میں بیر ڈالوں گا۔ یہ کہہ کر وہ چل دیا۔ کاہل شخص بولا یہ اونٹوں والے بھی بڑے کاہل ہوتے ہیں۔

یہ اِس طرح کے کاہل لوگوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ جو خود کچھ بھی نہیں کرنا چاہتے۔

۲۴۔ انھاں کُتا واؤ کی بھونکے خصم آکھنڑ شکاری آ

اُردو ترجمہ : اندھا کتُا ہوا کو بھونکے، مالک سمجھیں شکاری ہے۔

وضاحت : کسی بھی اندھی جاندار چیز کو کچھ نظر نہیں آتا اس لئے اس کا کسی بھی کام یا کسی کی حرکت پر کچھ بھی سمجھ لینا، فطری ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اندھے کُتے کو اگر کوئی معمولی سی آواز بھی آئے تو وہ بھونکنا شروع کر دیتا ہے۔ مالک یہ سمجھنے لگتا ہے کہ یہ شکاری کُتا ہے جو اپنے شکار کے لئے بھونک رہا ہے۔

۲۵۔ آپ کچے تے مکان پکّے۔

اُردو ترجمہ : خود کچے اور ہمارے بنائے ہوئے مکان پکّے۔

وضاحت : یہ بڑی حقیقت پر مبنی ضرب المثل ہے جس کے پیچھے ایک کہانی ہے۔ ہمارے گاؤں میں ایک خاتون موجودہ مقبوضہ کشمیر سے ایک فوجی کے ساتھ نکاح کر کے آئی۔ بہت بوڑھی تھی جب ہم نے ہوش سنبھالا، اُس زمانے میں گاؤں میں مکان کچے ہوتے تھے، جس کسی کا مکان گر جاتا تھا اُس کے پاس کچھ پیسے

ہو جاتے وہ اپنے کچّے مکان کی جگہ اینٹوں سے پکا مکان بنواتا۔ وہ خاتون جب پکّا مکان بنتے دیکھتی تو اُسے بڑی حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی اور اُس کے منہ سے بے اختیار نکل جاتا۔ ''آپ کچّے تے مکان پکّے''۔

کیا حکمت کی بات ہے کہ انسان خود تو اتنا بے ثبات ہے اور رہنے کے لئے جو مکان بنواتا ہے وہ بڑے پکّے بنواتا ہے کہ زیادہ عرصہ چل سکیں۔ کیا پتہ کل اُس کو اس مکان میں رہنا بھی نصیب ہو کہ نہیں۔

۲۶۔ آب آب کر موئیوں بچہ، فارسیاں گھر پٹے

اُردو ترجمہ : بچّے تم آب آب (پانی پانی) کہتے مر گئے، اس فارسی نے گھر اُجاڑ دیئے۔

وضاحت : یہ بھی ایک دردناک حقیقت پر مبنی ضرب المثل ہے۔ پہلے زمانے کا ذکر ہے کوئی بچہ سکول میں پڑھنے جاتا۔ اُس کو فارسی کا مضمون پڑھایا جاتا اُستاد نے اُس کو پانی کا فارسی ترجمہ ''آب'' یاد کرایا۔ وہ بیمار ہوگیا۔ بیماری شدت اختیار کرگئی۔ وہ اپنی ماں سے پانی مانگنے لگا۔ ''آب'' کہہ کر۔ ماں فارسی جانتی نہیں تھی۔ اس لئے اس کو سمجھ نہ آئی اور اس کا بچّہ آب آب کرتے فوت ہوگیا۔ ماں سے لوگوں نے پوچھا تو اُس نے بتایا کہ وہ آب آب کرتا رہا۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ تو پانی مانگتا رہا اور تم نے اُسے پانی نہ دیا۔ پانی نہ ملنے کے سبب وہ فوت ہوگیا۔ ماں اس کی میت پر بھین کرتی کہ اے بیٹے تم آب آب پکارتے مر گئے اس فارسی زبان نے میرا گھر اُجاڑ دیا۔

۲۷۔ اوجڑیاں توں اوہ نہ رجے جنہاں کٹھے داند

اُردو ترجمہ : وہ اوجڑیوں سے بھی سیر نہ ہو سکے جنہوں نے بیل ذبح کیے۔

وضاحت : انسان بنیادی طور پر لالچی واقع ہوا ہے، ہر وقت اُسے کسی نہ کسی طور پر لالچ اور حرص ہی لگی رہتی ہے۔ اس میں اُسی لالچ کی عکاسی کی گئی ہے جو انسان کی فطرت کا خاصا ہے یعنی جو اپنے گھر میں کھانے کی غرض سے بیل ذبح کریں اور پھر ان کو اوجڑی تک کی ہوس بھی باقی رہے اور وہ افسوس کریں کہ کاش انہیں اوجڑی بھی مل جاتی۔ اب اوجڑی کوئی ایسی چیز نہیں جس کے کھانے کے لئے اس قدر لالچ کا اظہار کیا جائے۔ بیل کا گوشت تھوڑا ہے کہ بندہ پھر اوجڑی چھوڑنے کو بھی تیار نہ ہو۔

دوسروں لفظوں میں یہ انسانی فطرت میں بسے لالچ کی انتہا کو ظاہر کیا گیا ہے۔

ب

۲۸۔ بیاہنڑ وی نہہ گیا تے جنجیں وی نہہ گیا؟

اُردو ترجمہ : اگر شادی نہیں کی تو کیا کسی کی بارات میں بھی نہیں گئے ہو؟

وضاحت : کوئی آدمی جب کسی عام کام میں اپنے اناڑی پن کا مظاہرہ کرتا ہے اور معمولی سی بات کو بھی ظاہر کرنے میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ تم بھی عجیب آدمی ہو اگر خود شادی نہیں کی تو کسی نہ کسی کی بارات پر تو گئے ہوگے اور یہ تو پتہ ہوگا کہ شادی کیسے کی جاتی ہے یا اس کے لوازمات کیا ہوتے ہیں تم بھی عجیب لاعلم آدمی ہو۔ یا پھر جانتے ہوئے اپنے مکرا پن ظاہر کر رہے ہو۔

۲۹۔ بیاہ ہور تے گاہ ہور

اُردو ترجمہ : شادی کہیں اور، اور ہنگامہ کسی اور جگہ

وضاحت : کسی ایسے موقعے پر بولا جاتا ہے جہاں کوئی تقریب، خواہ شادی ہو خواہ کچھ اور، کسی اور جگہ ہو رہی ہو اور کسی دوسری جگہ لوگ آپس میں ہنگامہ کر رہے ہوں اور اُس دوسری جگہ ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہوں جس سے شادی کا براہِ راست کوئی تعلق یا واسطہ نہ ہو۔ ایک اور موقع پر بولا جاتا ہے جہاں دور کے رشتے دار کسی شادی یا تقریب کے لئے کپڑوں وغیرہ پر زیادہ اخراجات کر رہے ہوں تو کہتے ہیں کہ شادی کسی اور کی اور اخراجات کوئی اور اُس شادی میں شرکت کے لئے کر رہا ہے۔

۳۰۔ بھکھے مرن مراثی اپروں آ گئے شاہ اور

اُردو ترجمہ : مراثی خود تو بھوکے مر رہے ہیں اوپر سے اُن کے مرشد آ گئے۔

وضاحت : میراثی ایک قوم ہے جس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کی خوشامد کر کے روزی کماتے ہیں اور وہ ہاتھوں سے کوئی محنت مشقت کا کام نہیں کرتے نکمّے مشہور ہیں۔ اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ میراثی خود پہلے ہی بھوکے ہوتے ہیں اوپر سے اُن کے پیر (شاہ صاحب) بھی ان کے ہاں

مہمان آ جائیں توان کا کیا بنے گا اور وہ اُن کو کہاں سے کھلائیں گے۔ وہ تو پہلے ہی کام نہیں کرتے اور بھوکے ہی رہتے ہیں۔ دوسروں کو کیا کھلائیں گے۔ ان کے لئے تو کسی پیر کا آنا اور مصیبت ہے کیونکہ پیر صاحب کی تو خدمت کرنا پڑتی ہے۔

۳۱۔ بھیڑسنڈیاں تے کھوہ جنڈیاں

اُردو ترجمہ : لڑائی بیلوں کی اور نقصان بیریوں (درختوں) کا۔

وضاحت : یہ اُس موقعے پر بولتے ہیں جب جھگڑا یا غصہ تو کسی اور پر ہو اور نقصان کسی اور کا کر دیا جائے۔ یعنی لڑائی بیلوں کی ہو اور نقصان فصلوں کا یا درختوں کا ہو۔ جنڈ بیری کے درخت کو کہتے ہیں۔ دشمنی کسی اور کی ہو اور نقصان کسی دوسرے کا اُس جھگڑے میں ہو جائے۔

۳۲۔ کھٹہ کوڑا سنسار

اُردو ترجمہ : یہ جہان سب جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔

وضاحت : یہ دنیا کی بے ثباتی سے متعلق بہت ہی مختصر لفظوں میں بیان کی گئی ایک ضرب المثل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ جہان فانی ہے اور جھوٹ ہی جھوٹ ہے اچھا تو وہ اگلا جہان ہی ہے۔ اس سے دل آدمی کو چاہئے کہ وہ آنے والے جہان کی فکر کرے اوراس جہان سے دل نہ لگائے۔ تین لفظوں میں بڑی خوبصورتی سے اس دنیا کی بے ثباتی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۳۳۔ بھیڑی پھتو نے بھیڑے بھیڑے یار

اُردو ترجمہ : پھتو (عورت کا فرضی نام) کے آشنا اور دوست بھی اُسی کی طرح کے بُرے لوگ ہوتے ہیں۔

وضاحت : پھتو ایک علامتی عورت کا نام ہے جو معاشرے میں برائی کی علامت سمجھی جاتی ہے اور لوگ جب کسی بُری بات کا ذکر کرتے ہیں تو پھتو کے نام کی مثال دے کر کرتے ہیں۔
اس ضرب المثل میں کہا گیا ہے کہ جس طرح پھتو خود بُری یا خراب عورت ہے اُسی قسم اور قماش

کےاُن کے جاننے والے یادوست یار بھی ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ آدمی جس خصلت کا خود ہوتا ہے اس کے دوست بھی اُس خصلت کے ہی ہوتے ہیں یعنی وہ اُس طرح کے دوست ہی بناتا ہے۔

۳۴۔ بھاریا گھتے جلیا ایں، ہولا ہونڑ

اُردو ترجمہ : اے بھاری انسان کہاں چلے ہو۔ ہلکا ہونے؟

وضاحت : یہ بڑی خوبصورت ضرب المثل ہے۔ جو ایک مختصر سے جملے میں بیان کی گئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کسی دوسرے عزیز کو نصیحت کر رہا ہے کہ تم جس جگہ جا رہے ہو وہاں سے اپنی بےعزتی کرا کے اپنے آپ کو ہلکا کر لو گے۔ تمہاری شخصیت میں جو وزن ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ اس لئے بہتر ہے وہاں نہ ہی جاؤ۔ وہاں سے سوائے بےعزتی کرانے کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

۳۵۔ باوا پھتو برتاوا کسے کی ستھری کسے کی کلاوا

اُردو ترجمہ : بابا پھتو تقسیم کنندہ ہوگا تو کسی کو بہت کم اور کسی کو بہت زیادہ حصہ ملے گا۔

وضاحت : یہ اُس موقع پر بولتے ہیں جب کسی ایسے آدمی کی عادت یا فطرت کو ظاہر کرنا ہو، جو دانستہ یا نادانستہ چیزوں کی تقسیم میں یکساں سلوک نہ کر سکے۔ کسی کو بہت زیادہ اور کسی کو بہت کم دے دے۔ ستھری۔ پوٹھوہاری زبان میں کٹی ہوئی فصل (گندم وغیرہ) کے ایک چھوٹے سے حصے کو کہتے ہیں۔ اور کلاوہ اُسی فصل کے ایسے زیادہ حصے کو جو بغل میں بمشکل قابو کیا جا سکے۔

گویا ستھری بہت کم اور کلاوہ زیادہ چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور باوا پھتو۔ محاورتاً ایسے آدمی کے لئے بولا گیا ہے۔ عام طور پر فتح خان نام کو بگاڑ کر دیہات میں پھتو بولا جاتا ہے۔

۳۶۔ بڈھی گھوڑی لال لگام

اُردو ترجمہ : بوڑھی گوڑھی کے گلے میں سرخ لگام۔

وضاحت : یہ ضرب المثل زیادہ تر ایسی بوڑھی اور گئی گزری عورت کے لئے بولی جاتی ہے جو ہو تو

بوڑھی مگر ناز نخرہ جوانوں جیسے کرے اور بوڑھی ہوتے ہوئے سرخ اور پُرکشش رنگ کا لباس زیب تن کرے جو اُسے زیب نہ دیتا ہو یعنی بڑھاپے میں ہوتے ہوئے جوانوں جیسا بناؤ سنگھار کرے۔

۳۷۔ بہوٹیاں کولوں چور مروانڑاں

اُردو ترجمہ : دلہنوں سے چور کو مروانا۔

وضاحت : دُلہن کا تصور ذہن میں آتے ہیں ایک نازک سی لڑکی کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی یہ سوچے کہ وہ کسی نئی نویلی نازک سی دُلہن سے کسی چور کو مروانے کا مشکل کام کروالے گا تو یہ اس کی خام خیالی ہے۔ کیونکہ چور تو بڑے زبردست اور سخت جسم کے مالک ہوتے ہیں اور وہ دلہن سے کیسے مار کھالے گا۔ یہ اُس کام کے کرنے سے متعلق بولا جاتا ہے جو ناممکن ہے۔

☆☆☆

پ

۳۸۔ پڑھیا نہ لِخیا تے ناں محمد فاضل

اُردو ترجمہ : نہ پڑھا نہ لِکھا اور نام محمد فاضل (عالم فاضل)

وضاحت : یہ بڑی کمال کی ضرب المثل ہے جو ہر اُس آدمی پر صادق آتی ہے جو پڑھا لکھا نہ ہو کچھ جانتا بھی نہ ہو۔ اور اس کا نام فاضل رکھ دیا جائے۔ فاضل تو پڑھے لکھے اور سمجھ دار آدمی کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اچھے پڑھے لکھے کو لوگ کہتے ہیں یہ تو بڑا عالم فاضل آدمی ہے۔ اور جس کا نام فاضل بھی ہو اور وہ کچھ جانتا بھی نہ ہو۔ تعلیم سے بھی بے بہرہ ہو اُس کے لئے بولا جاتا ہے۔

۳۹۔ پڑھیا نہ پا تے بنڑی بیٹھا الما (علما)

اُردو ترجمہ : پڑھا ہوا ایک پاؤ بھی نہیں اور عالم بنا بیٹھا ہے۔

وضاحت : یہ اُس آدمی کے لئے استعمال ہوتا ہے جو خود تو خالص اَن پڑھ اور جاہل ہو لیکن اپنے آپ کو عالم فاضل سمجھتا ہو اور لوگوں کو یہ باور کراتا پھرتا ہو کہ وہ بڑا پڑھا لکھا ہے۔ یعنی خود نہ پڑھا لکھا ہو نہ کچھ سوجھ بوجھ رکھتا ہو لیکن رُعب اپنی تعلیم اور عقل و دانش کا ڈالے۔ اور اپنے سے زیادہ کسی دوسرے کو عقل مند نہ سمجھے۔

۴۰۔ پیر پُتر نہ دیسی تے زنانی تے ممیں کھسنڑ لغا

اُردو ترجمہ : پیر اگر لڑکا (بچہ) نہیں دے گا تو بیوی تو نہیں چھین سکتا۔

وضاحت : پیر کو ہمارے معاشرے میں خاصی اہمیت حاصل ہے اور عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ بہت سارے نہ ہونے والے کام بھی پیروں کے ذریعے ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ جن کے اولاد یا خاص طور پر اولادِ نرینہ نہیں ہوتی وہ دعا کرانے پیروں کے درِ دولت پر حاضر ہوتے ہیں اور بیٹے کے لئے دعا کراتے ہیں۔ اس ضرب المثل میں اس سوچ کی عکاسی کی گئی جو عام طور پر ہمارے پیروں کے بارے میں مریدوں کے دلوں

میں ہوتی ہے۔

بیٹے کی پیدائش کے لئے پیر صاحب سے دعا کے لئے مشورہ دینے والا یہ کہتا ہے کہ پیر صاحب کے پاس جانے سے اگر بیٹا پیدا نہیں ہوگا تو کوئی بات نہیں۔ اُس نے کوئی تمہاری بیوی تو ہتھیا نہیں لینی۔ اس لئے پیر صاحب کے پاس دعا کے لئے ضرور جاؤ۔

۴۱۔ **پارے میرے اُٹھ کٹھا، ہڈیوں نالوں شوربا مٹھا**

اُردو ترجمہ : گاؤں سے دور زمین میں اونٹ ذبح کیا، اور ہڈیوں سے شوربا زیادہ میٹھا ہوا۔

وضاحت : گاؤں سے دور قابلِ کاشت زمین کو مَیرا کہا جاتا ہے اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے گاؤں کے اُس پار (دور) اُونٹ ذبح کیا۔ تو اس کا شوربا بڑا لذیذ تھا۔

۴۲۔ **پیر اُو جیہڑا سرے اپر کھلے** یا
پیر اوہ جیہڑا کنڈ رکھے

اُردو ترجمہ : پیر وہ جو سر پر سایہ کرے یا
پیر وہ ہوتا ہے جو مرید کی حفاظت کرے۔

وضاحت : پیر کی معاشرے میں بڑی اہمیت ہے۔ اور پیروں کی پیروی بہت سے لوگ کرتے ہیں۔ اس میں وہ پیر بھی شامل ہیں جو کچھ بھی نہیں جانتے محض روٹیوں کے لالچ میں پیر مریدی کرتے ہیں کچھ صاحبِ علم و عمل بھی ہوں گے۔ لیکن زیادہ تعداد بے علم اور بے عمل پیروں کی ہوتی ہے۔ ایک مرید اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا ہے کہ پیر تو وہ ہے جو اپنے مریدوں کے سر پر سایہ بنے یعنی اپنے مریدوں کا خیال رکھے، گویا وہ اُس کو اپنی پیٹھ پر ایک سہارا خیال کریں۔

۴۳۔ **پھتو نے بیلی کوئی نائی تے کوئی تیلی**

اُردو ترجمہ : پھتو (عورت کا علامتی نام) کے جاننے والے (دوست) بھی کوئی کام حجام اور کوئی تیلی ہی ہوتے ہیں۔

وضاحت : گزشتہ چند ضرب المثل میں بھی پھتو کا ایک بُری عورت کے طور پر ذکر آیا ہے۔ یہ اُس وقت بولا جاتا ہے جب کسی خراب اور بُری عورت کا ذکر کرنا ہو۔ یعنی جیسی پھتو خود ہے اُس کے دوست آشنا بھی ایسے ہی ہوں گے کوئی حجام ہوگا اور کوئی تیلی۔ حجام اور تیلی نیچ قوموں یعنی کمی کمین قوموں میں شمار ہوتے ہیں۔ تو مطلب یہ ہے کہ آدمی جیسا خود ہوتا ہے اُسی خصلت اور عادات کے لوگوں سے دوستی رکھتا ہے۔

۴۴۔ پیرے اپر پیر پیا پینڑاں س

اُردو ترجمہ : اس کا تو پاؤں کے اوپر پاؤں پڑ رہا ہے۔

وضاحت : جس آدمی کی صحت بہت کمزور ہو وہ دبلا پتلا ہو اور آسانی سے چل پھر بھی نہ سکتا ہو اُس کے لئے بولا جاتا ہے کہ اس کے ایک پاؤں کے اوپر دوسرا پاؤں پڑ رہا ہے یعنی اس سے تو چلا بھی نہیں جاتا یہ تو اتنا کمزور ہے۔

۴۵۔ پھتو بھیڑی نے بھیڑے بھیڑے یار

اُردو ترجمہ : پھتو (عورت کا نام) جیسی خود بُری ہے ایسے ہی اُس کے دوست بھی ہیں۔

وضاحت : یہ بھی اُسی ضرب المثل کے ہم معنی ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ پھتو کے دوست بھی کوئی حجام ہوتا ہے اور کوئی تیلی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح پھتو خود بُری ہے اُسی طرح کے اُس کے دوست یار بھی ہیں۔ اس کا مطلب بھی اسی بات کی غماضی کرتا ہے کہ آدمی اپنی صحبت سے پہچانا جاتا ہے۔

۴۶۔ پوہ تے سیکیں ناں روہ

اُردو ترجمہ : پوہ (ایک ہندی مہینے کا نام) کے مہینے میں سردی اپنا غصہ اُتارتی ہے۔

وضاحت : پوہ سردیوں کا ایک مہینہ ہے اس کا نام ہندی میں ہے سارے پوٹھوہار میں بلکہ سارے صوبے اور حتیٰ کہ ملک میں بھی اکثر مقامات پر ہندی مہینوں کے نام اب تک مستعمل ہیں پوہ کا مہینہ عام طور پر دسمبر میں آتا ہے۔ جس میں سخت سردی ہوتی ہے۔

یہ ضرب المثل اُس سردی کی طرف اشارہ کر رہی ہے جو پوہ کے مہینے میں پڑتی ہے۔ یعنی پوہ کے

مہینے میں سردی بھی اپنا غصہ اُتارتی ہے۔مطلب یہ ہے کہ پوہ کے مہینے میں سردی بہت ہوتی ہے۔

۴۷۔ پچھلے آئے ہور، جنہاں اغلے دِتّے ٹور

اُردوترجمہ : پیچھے سے اور آ گئے جنہوں نے پہلے والوں کو آ گے بھیج دیا۔

وضاحت : یہ ضرب المثل اس موقع پر بولی جاتی ہے جب کوئی بعد میں آنے والا۔ پہلے آئے ہوئے لوگوں کو وہاں سے اٹھادے اور اپنی جگہ بنالے۔تو کہتے ہیں پیچھے سے وہ لوگ آ گئے جنہوں نے پہلے سے موجود لوگوں کو وہاں سے اٹھادیا دوسرے لفظوں میں اُن کی جگہ پر خود قبضہ کرلیا اور اُن کو اگلی راہ دکھائی۔

۴۸۔ پلے نئیں دھیلا تے کرنی میلا میلا

اُردوترجمہ : پاس پھوٹی کوڑی نہیں اور میلے پر جانے کی ضد کر رہی ہے۔

وضاحت : یہ عورت کی زبان میں بیان کی جانے والی ضرب المثل ہے جس کا مطلب بڑا دلچسپ ہے۔اگر کسی کے پاس پیسے ہی نہ ہوں۔دھیلا کسی زمانے میں پیسے سے بھی کم سکّے کی ایک اکائی ہوتی تھی۔

مفہوم یہ ہے کہ بندے کے پاس پیسے نہ ہوں اور وہ میلے پر جانے کا کہے، ظاہر ہے میلا دیکھنے جانے کے لئے جیب میں پیسے ہونے چاہئیں اور پیسے نہ ہوں تو میلا دیکھے جانے کا تو کوئی فائدہ نہیں۔

۴۹۔ پیو نہ ماری پدّی تے پُتر تیرانداز

اُردوترجمہ : باپ نے تو کبھی پدّی بھی نہیں ماری اور بیٹا تیرانداز بنا پھرتا ہے۔

وضاحت : یہ شیخی خورے کے لئے استعمال ہوتا ہے جو ہر جگہ اپنے بہادر اور نڈر ہونے سے متعلق لوگوں کے سامنے بولتا رہتا ہے۔لیکن خود انتہائی سست، کاہل اور نکھٹو ہو۔کچھ کر نہ سکتا ہو۔

ایسے شخص کے لئے کہتے ہیں کہ اس کو دیکھو اس کے باپ نے کبھی پدّی تک نہیں ماری یہ بڑا تیرانداز بنا پھرتا ہے۔اپنی اوقات نہیں دیکھتا۔

۵۰۔ پہلوں پُتر ماؤناں پھر پیوناں تے فر پرائی دھیوناں

پہلے باپ کا ہوتا ہے پھر ماں کا اور پھر باہر سے آئی ہوئی لڑکی (بیوی) کا۔

چونکہ سچے کوکسی کا خوف نہیں ہوتا اس لئے وہ سچی بات کو ٹھے کے اوپر یا کسی بھی مجمعے میں بے خوف وخطر کر دیتا ہے۔

۵۳۔ پیٹ نہ پیّاں روٹیاں تے سبھے گلاں کھوٹیاں

اُردو ترجمہ : پیٹ میں روٹیاں نہ ہوں تو ساری باتیں بے کار۔

وضاحت : بھوک بڑی ظالم چیز ہے، اگر آدمی کو بھوک لگی ہو تو سب سے پہلے روٹی یا کھانے کے بارے میں سوچتا ہے اور اگر روٹی نہ ملے تو اُسے دنیا کے کسی کام سے دلچسپی نہیں رہتی۔ زندہ رہنے کے لئے کھانا (یا کم از کم صِرف روٹی) تو ضروری ہے اور اس کے بغیر آدمی کا زندہ رہنا مشکل ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ اگر پیٹ میں روٹیاں نہ ہوں یعنی پیٹ خالی ہو تو کوئی بات بھی اچھی نہیں لگتی۔ ''کھوٹیاں گلاں'' سے مراد ''جھوٹی یا بے کار باتیں'' ہے۔

☆☆☆

ت

۵۴۔ توں کُنڑ، میں خواہ مخواہ

اُردو ترجمہ : تم کون؟ میں خواہ مخواہ میں تمہارے جاننے والا۔

وضاحت : یہ ہر اُس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو بلاوجہ ہر کام میں اپنی ٹانگ ضرور اڑاتا ہے یا اڑانے کی کوشش کرتا ہے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر کام میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں خواہ اُن کا اس سے کوئی تعلق ہو نہ ہو۔ ایسے شخص کو کہتے ہیں تم کون ہو ہر بات میں دخل دینے والے۔

۵۵۔ تساں آئے کم سنوار، اساں بیٹھے دکھ وسار

اُردو ترجمہ : آپ آئے اپنے کام ختم کرنے کے بعد، اتنی دیر میں ہم دکھ بھلا بیٹھے ہیں۔

وضاحت : جب کسی کے ہاں کوئی مصیبت ہو یا کوئی موت ہو جائے یا کسی وجہ سے کوئی غمزدہ ہو۔ لوگ اُس کو پوچھنے یا اُس کے غم میں شامل ہونے اس کے پاس آتے ہیں اس کی دلجوئی کرتے ہیں اس سے اس کا غم ہلکا ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں لوگ ایک دوسرے کا غم بانٹتے ہیں لیکن اگر کوئی ایسے موقعے پر اُس وقت آئے جب بہت عرصہ گزر چکا ہو تو کہتے ہیں کہ آپ کو اپنے کاموں سے فرصت ملی تو آپ ہمارے غم کا پوچھنے آئے ہیں تو اب آنے کا کیا فائدہ اب تو ہم مرنے والے کا غم بھلا چکے ہیں یہ ایک طرح سے اُس آدمی پر طنز ہے جو دوسروں کی دلجوئی کے لئے وقت پر نہ آئے اور زیادہ دیر کر دے۔

۵۶۔ تُرت نہ کر، سُرت کر۔

اُردو ترجمہ : جلدی نہ کرو، ہوش مندی سے کام لو۔

وضاحت : کہتے ہیں جلدی میں کام خراب ہو جاتا ہے یہ اِسی مفہوم کی ضرب المثل ہے یعنی کسی بھی کام میں جلدی نہیں کرنی چاہئے، بلکہ ہر کام سے پہلے خوب سوچ سمجھ کر اور ہوش مندی سے کام لیتے ہوئے کام شروع کرنا چاہئے۔ جلدی کرنے سے ہمیشہ اجتناب کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ''ترت'' کا مطلب ہے جلدی

اور سُرت، عقل وہوش کو کہتے ہیں۔

۵۷۔ تیلی دی کیتا تے رُکھاوی کھاہدا

اُردو ترجمہ : تیلی سے شادی بھی کی اور روٹی بھی رُوکھی ملی۔

وضاحت : مفہوم یہ ہے کہ اگر آپ کسی امیر آدمی سے شادی کریں اور پھر آپ کو کھانے کو بھی کچھ اچھا اور زیادہ نہ ملے تو اُس شادی کا فائدہ کیا ہوا۔

عورت کی زبان میں بیان کردہ اس ضرب المثل کا مطلب بڑا دلچسپ ہے۔ عورت کہہ رہی ہے کہ میں نے تیلی کے ساتھ شادی بھی کی اور پھر روٹی بھی روکھی کھانی پڑی یعنی چاہیے تو یہ کہ تیلی کے ساتھ شادی کرنے سے روٹی تو کم از کم چپڑی ہوئی ملتی۔ تیلی کے گھر میں تیل تو کم از کم موجود ہوتا ہے پھر بھی روٹی روکھی سوکھی کھانی پڑے تو ایسی شادی کا کیا فائدہ۔

☆☆☆

ٹ، ث

۵۸۔ ٹکے نی دال گئی کُتے نی ذات پرکھی گئی

اُردو ترجمہ : ایک ٹکے کی دال تو خراب ہوئی پر کُتے کی ذات پرکھ لی گئی۔

وضاحت : اس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی آدمی کو پرکھنے کے لئے کچھ تو نقصان کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس تھوڑے سے نقصان سے دوسرے آدمی کی اصلیت تو ظاہر ہو جاتی ہے۔ دال کا لفظ استعارے کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ یعنی دال تو ضائع ہوئی لیکن کُتے کی اصلیت کا اندازہ تو ہو گیا۔ یہ کسی آدمی کی فطرت کو پہچاننے سے متعلق بولتے ہیں۔

☆☆☆

ج

۵۹۔ جیہڑی کرے گھیو نہ ماں کرے نہ پیو

اُردو ترجمہ : جو کام گھی کرتا ہے نہ ماں کر سکتی ہے اور نہ باپ۔

وضاحت : خطۂ پوٹھوہار میں ایک بات صدیوں سے مشہور ہے کہ گھی، دودھ، دہی اور مکھن جیسی چیزوں کا استعمال آدمی کو مضبوط اور صحت مند رکھتا ہے۔ اس لئے ان کا استعمال کرتے ہی رہنا چاہئے۔ اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ گھی کا استعمال وہ کام کر دکھاتا ہے جو کام ماں باپ بھی نہیں کرتے۔ دوسرے لفظوں میں اس میں گھی کے استعمال کی ترغیب دی گئی ہے۔ کبھی کبھار طنزاً بھی بولا جاتا ہے۔

۶۰۔ جس نے گھار دانڑیں اُس نے کملے وی سیانڑیں

اُردو ترجمہ : جس کے گھر غلہ (دانے) ہوتے ہیں اُس کے گھر کے پاگل (ناسمجھ) بھی سمجھدار اور عقلمند ہوتے ہیں۔

وضاحت : ایک زمانے میں امیر آدمی اس کو گردانا جاتا تھا جس کی فصلیں زیادہ ہوتی تھیں اور ان فصلوں سے غلہ زیادہ مقدار میں حاصل ہوتا تھا۔ چونکہ نقدی کم اور جنس یا غلے کی صورت میں لوگوں کے پاس سرمایہ ہی تصور کیا جاتا تھا۔

اس لئے اس کا مفہوم یہ نکلتا ہے کہ جس کے پاس غلہ یا دانے زیادہ ہوں اُس گھر کے پاگل اور ناسمجھ افراد بھی عقل مند سمجھے جاتے ہیں گویا سمجھ بوجھ کا تعلق امارت سے ہے۔

۶۱۔ جتنی نہاتی اُتنا ای پُن

اُردو ترجمہ : جس قدر نہائے اُسی قدر ہی غلاظت۔

وضاحت : یہ اُس آدمی کے لئے بولا جاتا ہے جس پر کسی اچھے کام کا بھی کوئی اچھا اثر نہ ہو اور وہ اچھے کام بھی کرے لیکن ساتھ ہی ساتھ بُرائی بھی نہ چھوڑے یعنی جتنا کوئی نہا کے صاف ہوتا ہے، اس پر صفائی کا

اثر نہیں ہوتا اور وہ اُسی قدر گندہ اور غلیظ ہی رہتا ہے۔

۶۲

وضاحت : یہ ضرب المثل انسانی رشتوں کے آپس کے اثرات کی نشاندہی کرتی ہے۔اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح کی خصلت کسی کی ماں یہ خالہ یا نانی میں پائی جاتی ہے اسی طرح کی خصلت اُس لڑکی میں بھی ہوتی ہے۔ جو کسی کی بیٹی، بھانجی یا نواسی ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ ننھیال کا اثر آگے نواسوں نواسیوں پر زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ اگلے حصے میں اس کو مثال کے ذریعے واضح کیا گیا ہے کہ دیوار کی مضبوطی یا کمزوری کا دارومدار بنیادوں پر ہوتا ہے جتنی بنیاد مضبوط ہوگی دیوار اُتنی ہی مضبوط اور پائیدار بنے گی۔ ماسی (خالہ) اور نانڑیں (نانی) کا اثر بڑا گہرا ہوتا ہے۔ان کو بنیاد کہا گیا ہے۔

۶۵۔ جہی تساں نی منہ داڑھی، اُوہے جہی اساں چپیڑ ماری

اور

جہی تساں نی منہ داڑھی اوہے جہی اساں کڑھی چاڑھی

اُردو ترجمہ : جیسا آپ کا منہ مہاندرا، اُسی طرح کی ہم نے چپت بھی رسید کی۔

اور

جیسا آپ کا منہ مہاندرا، اُسی طرح کی ہم نے کڑھی پکائی۔

وضاحت : یہ ایک طرح کی طنزیہ ضرب المثل ہے۔جس کا مطلب ہے کہ جس طرح کی خصلت کا کوئی ہوتا ہے اُس کے ساتھ اُسی طرح کا سلوک کیا جاتا ہے یعنی جس طرح کا کوئی آپ سے برتاؤ کرے اسی طرح اس کے ساتھ جوابی برتاؤ کرنا چاہئے۔جس طرح کا آپ کا منہ ہے اسی طرح کی آپ کو چپت بھی ماری جانی چاہئے۔

۶۶۔ جس وی مَیں کیتی اوہ چھری تھلے آیا

اُردو ترجمہ : جس نے بھی مَیں کی وہ چھری کے نیچے آیا۔

وضاحت : مَیں کرنا، غرور کرنے کو کہتے ہیں اور بکری کے بولنے کی آواز کو ''مَیں مَیں'' کرنا کہا جاتا ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ جو بھی ''مَیں مَیں'' یا غرور کرے گا اس کا حشر یہ ہوگا کہ وہ تباہ ہو جائے گا۔ بالکل ایسے جیسے بکری مَیں مَیں کرتی ہے مگر آخر اس کو چھری کا سامنا ہی کرنا پڑتا ہے یعنی چھری سے اس کو ذبح کر دیا جاتا

ہے۔ایک سبق اس میں ہے اور وہ یہ کہ آدمی کو غرور اور تکبر کسی صورت بھی نہیں کرنا چاہئے۔ ورنہ غرور کا سر نیچا ہی ہوتا ہے۔

۶۷۔ جاآو بچیا، پنج پیر کنڈی نی

اُردو ترجمہ : جا بیٹا، پنج تن تمہاری حفاظت کے لئے تمہاری پیٹھ پیچھے ہیں۔

وضاحت : بیٹے کو ماں باپ سفر پر یا کسی کام سے جانے کے موقع پر دعا دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ پنج پیر سے مراد پنج تن یعنی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ عام طور پر دیہات کے اَن پڑھ لوگ، بجائے یہ کہنے کے کہ جاؤ اللہ تمہاری حفاظت کرے، اِن پانچ پاک جسموں کی طرف سے حفاظت کی دعا دیتے ہیں۔

۶۸۔ جیسے جہیا منہ اوہے جہی چپیڑ

اُردو ترجمہ : جیسا منہ ایسی ہی چپت۔

وضاحت : اس کا آسان زبان میں اُردو کے ایک معروف محاورے کے متبادل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے کہ ''جیسی روح ویسے فرشتے'' مفہوم یہ ہے کہ جیسا آدمی کا منہ ہو ایسی کی چپت (چپیڑ) مارنی چاہئے۔ مطلب یہ ہے کہ آدمی کے ساتھ اُس کی خصلت کے مطابق سلوک کرنا چاہئے۔

۶۹۔ جاکتے نے سالے تے کرنے گھالے مالے

اُردو ترجمہ : لڑکے کے سالے بڑے لاڈ پیار کرتے ہیں۔

وضاحت : ہمارے ہاں سالے اور سالی کے رشتوں کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے اور بعض اوقات تو مذاق میں بھی سالے اور سالیوں کا ذکر آتا ہے۔ اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ لڑکے کے سالے آئے ہوں گھر کے سارے افراد ان کے اردگرد ہو جاتے ہیں اور ان کی خوشامد بھی کرتے ہیں اور ان کی خاطر خدمت میں بھی بڑھ چڑھ کر شرکت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گویا ان کو بڑا لاڈ پیار جتایا جاتا ہے۔

۷۰۔ جیہڑے اِتھے بھیڑے اوہ لاہوروی بھیڑے

اُردوترجمہ : جو یہاں بُرے ہیں وہ لاہور میں بھی بُرے ہی ہوں گے۔

وضاحت : یہ اُن لوگوں کے لئے بولا جاتا ہے جو اپنی خصلت اور عادات میں اچھے نہ ہوں، اور معاشرے میں بُرے افراد کی حیثیت سے مشہور ہوں۔ کہتے ہیں کہ بُرا آدمی خواہ یہاں ہو یا کسی اور جگہ، اپنی عادات ترک نہیں کرسکتا۔ ایسے آدمی کے لئے کہا جاتا ہے کہ جو یہاں بُرا ہوگا وہ لاہور میں بھی بُرا ہی ہوگا۔ لاہور کو استعارے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ جہاں بھی جائے گا اپنی بُری عادتوں سے باز نہیں آئے گا۔

۷۱۔ جیہے جہی روح، اوہے جہے فرشتے

اُردوترجمہ : جیسی رُوح، ویسے فرشتے

وضاحت : یہ محاورہ نما ضرب المثل اُردو میں بھی مستعمل ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح کے لوگ ہوتے ہیں ان کو اُسی طرح کے واقف اور جاننے والے بھی مل جاتے ہیں۔ اس کو اگر ایک اور انداز میں دیکھا جائے تو یہ مفہوم بھی نکلتا ہے کہ جس طرح کے عوام ہوں گے اُن پر حکمران بھی اُسی قماش کے مسلط کئے جائیں گے۔

۷۲۔ جِناں نمک کھایئے اُسنے گیت گایئے

اُردوترجمہ : جس کا نمک کھائیں اس کی تعریف بھی کریں۔

وضاحت : یہ ضرب المثل آدمی کی اُس خصلت کی عکاسی کرتی ہے جس کے تحت اگر کوئی آدمی کسی کے ساتھ کوئی نیکی کرتا ہے یا اگر کوئی کسی کا زیر بار ہے یا جس کا کام کوئی دوسرا فرد کر دیتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کا احسان یاد رکھے۔ احسان فراموش نہ ہو بلکہ اگر ہو سکے تو احسان کرنے والے کی دوسروں کے سامنے تعریف ہی کرے۔

۷۳۔ جے کوہنڑیں آلے جے کھانڑیں آلے

اُردو ترجمہ : جس طرح کے ذبح کرنے والے اُسی طرح کے آگے کھانے والے بھی۔

وضاحت : اس کا مفہوم بالکل اُس ضرب المثل جیسا ہے جس کا اس سے قبل ذکر ہو چکا ہے کہ ''جیسی روح ویسے فرشتے''، یعنی جس طرح کے لوگ کسی کام کے کرنے والے ہوں گے اُن سے متعلقین بھی ایسے ہی ہوں گے جس خصلت کے ذبح کرنے والے ہوں گے۔ آگے کھانے والے بھی اُسی طرح کے افراد ہوں گے۔

۷۴۔ جیہا چوراں کھڑیا جیہا کلّے بدھا

اُردو ترجمہ : یا چور لے گئے یا پھر کلّے پر باندھ دیا ایک ہی بات ہے۔

وضاحت : یہ بڑے عجیب معنی رکھنے والی ضرب المثل ہے۔ جب کوئی آدمی کچھ نہ کر سکتا ہو۔ کسی کام کا نہ ہو۔ نہ اپنے لئے اور نہ اوروں کے لئے۔ ایسے شخص کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس کا کیا ہے یہ تو ایسا ہی ہے کہ خواہ اس کو چور لے جائیں یا پھر کلّے پر بندھا ہوا ہو۔ ایک ہی بات ہے۔

یہ بیل کی نسبت سے بولا جاتا ہے کہ یہ ایسا بیل ہے جو جہاں بھی ہو اس کو کوئی لیتا ہی نہیں۔

۷۵۔ جاں جاں کملی بھجسی تاں تاں بھاری ہوسی

اُردو ترجمہ : کملی (کملی نما کپڑا) جس قدر بھیگے گا، اُسی قدر بھاری ہوتا جائے گا۔

وضاحت : یہ بڑی ہی راز دارانہ ضرب المثل ہے۔ جس کے اندر ایک انتہائی اہم نکتہ پوشیدہ ہے۔ نکتہ یہ ہے کہ جُوں جُوں وقت گزرتا جاتا ہے غم والم کے بادل زیادہ گہرے ہوتے جاتے ہیں۔ یعنی غم آتا ہے تو دن بدن اس کے اثرات وقت کے ساتھ ساتھ گہرے ہوتے جاتے ہیں۔ اگر کوئی کمبل، یا رضائی یا روئی کی بنی کوئی چیز گیلی کر دی جائے تو وہ لحہ بہ لحہ بھاری ہوتی جاتی ہے اسی طرح غم آ جائے تو وہ زیادہ ہوتا جاتا ہے خواہ اس کی مدت کم ہی کیوں نہ ہو۔

۷۶۔ جدوں نے ماآ اور موئے موتے کولوں منہ مڑی گیا

اُردو ترجمہ : جب سے ماں کی وفات ہوئی ہے، موت سے منہ ہی مڑ گیا ہے۔

وضاحت : جب سے ماں فوت ہوئی ہیں، موت کا نام لینے کا جی تک نہیں کرتا۔اس سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں ایک ماں سے اولاد کی محبت اور دوسری موت کی حقیقت۔مفہوم یہ ہے کہ جب کوئی قریبی عزیز یا رشتہ دار فوت ہوتا ہے تو آدمی اس قدر غمزہ ہو جاتا ہے کہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ کسی کو موت آئے۔موت سے گویا منہ مڑ جاتا ہے۔

۷۷۔ جاگڑیاں نیاں کٹیاں تے سُتیاں نے کٹے

اُردو ترجمہ : جو جاگے اُس کی کٹیاں (بھیس کی بچی) اور جو سویا رہے اس کے کٹے (بھیس کے نر بچے)۔

وضاحت : اس میں بھی ایک عجیب نکتہ پوشیدہ ہے کہ اگر کوئی سوتا رہے۔تو اس کے ہاں بھینس جو بچہ دے گی وہ نر بچہ ہوگا۔جس کا کم فائدہ بھیس کے مالک کو پہنچے گا۔اس کے مقابلے میں جو بھینس کے بچہ دینے یا اس سے پہلے اسکی دیکھ بھال اچھے طریقے سے کرے گا اور اس کے لئے خواہ جاگنا بھی پڑے تو جاگے گا اس کی بھینس مادہ بچی دے گی جو مالک کے لئے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگی۔اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو سوتا رہتا ہے وہ نقصان میں رہتا ہے اور جاگنے والے فائدے میں رہتے ہیں۔

۷۸۔ جیہڑا بولے اوہے بوہا کھولے

اُردو ترجمہ : جو بولے وہی دروازہ بھی کھولے۔

وضاحت : یہ اُس فطرت کی عکاسی کرتی ہے جو کسی سُست قسم کے انسان کی ہوتی ہے۔اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو اس بات کی نشاندہی کرے کہ دروازہ بند ہے اور اُسے کھولنا چاہیئے۔وہی اُسے کھولے بھی۔ یعنی کسی بھی کام کرنے کے لئے اس کی نشاندہی کرنے والا گویا وہ کام خود ہی کرے۔اُس کے پاس موجود دوسرے لوگ تو سُست اور کاہل ہیں۔

۷۹۔ جتھے نی کھوتی اُتھے آ نڑ کھلوتی

اُردو ترجمہ : جہاں کی گدھی وہیں آ کر رُکی۔

وضاحت : یہ اُس وقت بولتے ہیں جب یہ ظاہر کرنا ہو کہ جو چیز جہاں کی تھی اُسی جگہ واپس آ گئی ہے محاورتاً یہ کہ گدھی کی اصل جگہ اُس کا تھان ہے تو وہ جہاں بھی پھرتی رہے وہ آ کر اپنی ہی جگہ پر آ کر رُک جائے گی۔ دیہات میں بار برداری کے لئے چونکہ گدھا اور گدھی ہی استعمال ہوتے ہیں اس لئے بعض ضرب الامثال بھی اُن کے حوالے سے وجود میں آ گئی ہیں۔

۸۰۔ جسنے ہتھ ڈوئی اسناں ہر کوئی

اُردو ترجمہ : جس کے ہاتھ میں چمچا (ہانڈی کا چارج) اُس کی ہر کوئی قدر کرتا ہے۔

وضاحت : اس میں ہانڈی کی انچارج سے تشبیہہ دے کر واضح کیا گیا ہے کہ جس کے پاس کوئی اختیار ہوتا ہے سارے اُس کی قدر کرتے ہیں۔ انسان اختیار کا بھوکا ہے۔ ازل سے اُس کی فطرت رہی ہے کہ اُس کو کوئی اختیار ملے اور بعض اوقات جب اُسے اختیار مل جاتا ہے تو اُس کو جائز و ناجائز استعمال کرتا ہے۔ اس کا سادہ سا مفہوم یہ ہے کہ جس کے پاس اختیار ہوتا ہے، سب اس کی قدر کرتے ہیں۔

۸۱۔ جٹ کٹورا لبھا پانڑیں پی پی آ پھریا

اُردو ترجمہ : جاٹ کو کٹورا مل گیا وہ پانی پی پی کے پھُول گیا۔

وضاحت : یہ بڑی دلچسپ ضرب المثل ہے اس کا پس منظر یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ کسی جاٹ (گجروں کی ذات) کو سونے کا کٹورا ملا۔ تو وہ سونے کی خوشی میں پانی پیتے پیتے پھُول گیا۔ آ پھرنا۔ پوٹھوہاری زبان میں پیٹ کے پھُول جانے کو کہتے ہیں۔ اس میں لالچ اور لالچی ہونے کی عکاسی کی گئی ہے کہ جاٹ کو اگر پانی پینے کا کٹورا مل جائے تو وہ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اس کٹورے سے پانی ہی پیتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کا پیٹ پھُول جاتا ہے اور اس سے مر بھی سکتا ہے۔

۸۲۔ **جتھے تکیاں چو پڑیاں اُتھے تساں اوکڑیاں**

اُردو ترجمہ : جہاں چُپڑی روٹیاں دیکھیں وہیں بیٹھ گئے۔

وضاحت : یہ کھانے کے لالچی یا پیٹو شخص کے لئے بولا جاتا ہے کہ اس کا (نام لے کر) حال تو یہ ہے کہ جہاں چُو پڑی روٹیاں دیکھ لیتا ہے۔ وہ وہیں بیٹھ جاتا ہے یا بیٹھ جاتی ہے (عورت کے لئے) اوکڑنا۔ جھکنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی چُو پڑی روٹی دیکھ کر وہ وہیں بیٹھنے کے لئے جھک جاتا ہے اور کھانے بغیر اٹھتا نہیں بن بلایا مہمان ہو جاتا ہے۔

۸۳۔ **جدوں دند سے تے دانڑیں نیٔں سے جدوں دانڑیں ہووے تے دند کوئی نیٔں رہے**

اُردو ترجمہ : جب دانت تھے تو کھانے کو دانے نہیں تھے جب دانے ملے تو دانت نہیں رہے۔

وضاحت : یہ بڑی دلچسپ ضرب المثل ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ جب کھانے کو دانت صحیح سلامت تھے تو دانے، کھانے کو نہ مل سکے اور جب دانے، میسر ہوئے تو دانت ہی نہیں رہے۔

یعنی جب سہولتیں تھیں تو ان کو استعمال کرنے کے مواقع نہیں تھے۔ جب مواقع ملے تو سہولت ختم ہو گئی۔ درنوں اور دانتوں کے تعلق کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے۔ کیا بے بسی ہے۔

۸۴۔ **جیہے جہی بھجے اُوہے جہی لغے تے کوئی روئے کیاں؟**

اُردو ترجمہ : جیسی ٹوٹے اگر ایسی ہی جُڑ جائے تو رونا کیسا؟

وضاحت : یہ اُس صورتِ حال کی نشاندہی کرنے والی ضرب المثل ہے جس میں انسان کو لگنے والے دکھ یا تکلیف یا پریشانی کو ظاہر کیا جانا مقصود ہے۔ یعنی اگر جسم میں کسی جگہ زخم لگ جائے یا کوئی عضو (بازو یا ٹانگ وغیرہ) کسی ٹھوکر یا حادثے میں ٹوٹ جائے تو پھر اُس کا بالکل اُسی طرح جڑنا یا ٹھیک ہونا ذرا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اگر کوئی ٹوٹا ہوا عضو بالکل اُسی طرح جُڑ جائے تو پھر فکر کی کیا بات ہے۔

بلکہ پھر تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہئے۔ اس میں انسان کے اندر کی پریشانیوں کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ایک دفعہ لگے ہوئے زخم، اندرونی ہوں یا بیرونی، صحیح طرح سے ٹھیک ہونے ذرا مشکل ہی ہوتے ہیں۔

☆☆☆

نہ ہوتا ہو۔ مفہوم یہ ہے کہ تمہیں چاہیے کہ تم تو گھڑے کے ڈھکن میں پانی ڈال کر اُس میں ڈوب جاؤ۔ یعنی یہ

جاتی ہے اور کچھ باقی نہیں رہتا۔ چھاج کی بناوٹ بھی اس طرح ہوتی ہے کہ اُس میں سے چیزیں نکل جاتی ہیں۔ یہ اُس موقع پر بولا جاتا ہے کہ جہاں کوئی آدمی کسی آدمی کو کوئی طعنہ دے جس کا اپنا دامن صاف نہ ہو۔ تو اس کو کہا جاتا ہے کہ گویا تم کیا کسی کو طعنہ دو گے۔ تمہاری تو اپنی حالت پتلی ہے۔

۹۱۔ چپ چپیتا پتر مندا، چیتاں آلی دھی

اُردو ترجمہ : خاموش لڑکا (بیٹا) اچھا نہیں ہوتا اور چلبلی لڑکی (بیٹی) بھی اچھی نہیں ہوتی۔

وضاحت : یہ ضرب المثل جوان لڑکوں اور لڑکیوں کی خصلت کی عکاسی کرتی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ خاموش لڑکے طبعاً چالاک ہوتے ہیں اور زیادہ باتیں اور نازنخرے کرنے والی لڑکی بھی طبیعت کے لحاظ سے چالاک ہوتی ہے۔ جوان لڑکوں اور لڑکیوں کی اُس خصلت کا بیان ہے۔ جب کسی خاموش طبیعت لڑکے یا زیادہ باتونی لڑکی کے بارے میں بات کی جائے تو کہتے ہیں کہ چپ چاپ لڑکے اور باتونی لڑکیاں دونوں ہی چالاک ہوتی ہیں۔

۹۲۔ چھٹا کی ناں رُٹ نگار گُھٹے جوگا

اُردو ترجمہ : ایک چھٹانک کی روٹی۔ میرے جیسے بے چارے کے لئے۔

وضاحت : یہ محض مذاق میں بیان کیا جانے والا جملہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ کوئی بندہ یہ کہے کہ میں بیچارہ کیا کھاؤں مجھ بیچارے کے لئے تو ایک چھٹانک آٹے کی بنائی ہوئی روٹی ہی ہے۔

۹۳۔ چوراں نے کپڑے تے ڈانگاں نے گز

اُردو ترجمہ : چوروں کے پاس چوری شدہ کپڑے اور گز بھی بڑے بڑے۔

وضاحت : یہ فطری بات ہے کہ اگر کوئی چیز آپ کی اپنی نہ ہو تو اس کی اتنی پرواہ بھی نہیں ہوتی اس کے مقابلے میں اپنی چیز کی زیادہ فکر ہوتی ہے۔ اس ضرب المثل سے مراد بھی یہی ہے کہ اگر چور کپڑے چوری کریں گے اور ان کو آگے فروخت کریں گے تو اُن کو اس کی قدر نہیں ہوگی اور وہ فروخت کرتے وقت گزوں کا خیال بھی نہیں رکھے گا اور کچھ زیادہ ہی دیتا جائے گا چونکہ اس کا اپنا کپڑا تو ہے نہیں اس کو چرائے ہوئے مال کی

کیاقدر ہے۔

۹۴۔ چٹی داڑھی جیسے وچہ آ ٹا

اُردوترجمہ : داڑھی سفیداور جیب میں آ ٹا ڈالا ہوا ہے۔

وضاحت : بعض کام ایسے ہوتے ہیں جوایک خاص عمر تک ہی اچھے لگتے ہیں۔اس میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آ دمی اپنی عمر کے مطابق کام یابات کرے تواچھا لگتاہےورنہ بے موقع یابے وقت کی بات کالوگ بھی بُرامناتے ہیں۔ بڑی عمر(سفید داڑھی) کےلوگ زیادہ سنجیدہ مزاج ہوتے ہیں خوب سوچ سمجھ کر بات کرتے ہیں۔اگر وہ بچّوں جیسی حرکتیں یامذاق کرنا شروع کردیں تولوگ کہتے ہیں ان کودیکھو''چٹی داڑھی اور جیب میں آ ٹا''۔

۹۵۔ چٹی گھوڑی لال لگام

اُردوترجمہ : سفید گھوڑی اورلگام اس کی لال۔

وضاحت : یہ اس موقع پر بولا جاتا ہے جب کوئی مرد یاعورت اپنی عمر کے برعکس کوئی عجیب قسم کا لباس پہنے۔خاص طور پرعورتیں یہ دوسری عورتوں کے لئے استعمال کرتی ہیں۔کسی بوڑھی عمر کی عورت نے اگر کوئی زرق برق لباس پہنا ہوجواُس کی عمر سے مطابقت نہ رکھتا ہوتو کہتے ہیں عورتیں مذاقاًایک دوسری سے کہتی ہیں اس کا تو یہ حساب ہے''چٹی گھوری اور لال لگام''۔

☆☆☆

ح، خ

۹۶۔ **مصم کرے نانی چٹی دوہتریاں کی**

اُردو ترجمہ : نانی شادی کرے اور نقصان نواسیوں نواسوں کا ہو۔

وضاحت : یہ اصل میں رشتوں کو تو صرف استعارے کے طور پر استعمال کیا ہے کہ شادی نانی کرے تو نواسے نواسیاں کیوں اخراجات کریں۔ مذاق میں اس کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ کسی دوسرے کو کسی کی تقریب خواہ وہ شادی ہو یا کچھ اور کا خرچ برداشت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر نانی کو شادی کرنے کا بہت شوق ہے تو خرچہ بھی خود برداشت کرے۔

☆☆☆

د، ڈ، ذ

۹۷۔ دڑ وٹ تے دیہاڑا کٹ

اُردو ترجمہ : بس خاموشی سے دن گزارتے رہو۔

وضاحت : اس کامفہوم یہ ہے کہ ہر کام میں ٹانگ نہیں اڑانی چاہئے بلکہ جس کام سے مطلب نہ ہو یا جس بات سے تعلق نہ ہواس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔

زیادہ آسان یہ ہے کہ آدمی اپنے کام سے کام رکھے اور دوسروں کے بارے میں فکرمند نہ ہو۔ یعنی خاموشی سے کسی کے معاملات میں دخل دینے کی بجائے اپنے کام سے کام رکھتے ہوئے زندگی کے دن گزارنے چاہئیں۔

۹۸۔ دودھے نی راکھی بلا

اُردو ترجمہ : دُودھ کی نگرانی کے لئے بلا بٹھادیا۔

وضاحت : بڑے دلچسپ انداز میں اور چند لفظوں میں انسان کی اُس خصلت کی عکاسی کی گئی ہے جس کے نتیجے میں اس کا ضمیر کسی کی عدم موجودگی میں فوراً بدل جاتا ہے اور وہ چوری جیسی حرکت کر بیٹھتا ہے۔
مفہوم یہ ہے کہ اگر دودھ کی نگرانی کے لئے بلّی یا بِلّے کو بٹھادیا جائے تو اُس دودھ کا کیا بنے گا۔

جب بلا خود دودھ کا شوقین ہے تو وہ اس کی حفاظت کیسے کرے گا وہ تو اس دودھ کو خود پی جائے گا۔
یہ ضرب المثل اُس وقت بولتے ہیں جب کسی کی عادت کا پتہ ہو کہ کسی چیز کی نگرانی کے لئے اس کو مقرر کیا گیا تو اس کی نگرانی تو نہ ہو سکے گی بلکہ اس چیز کے غائب ہونے کا زیادہ خدشہ ہے۔

۹۹۔ دُکھ یاراں ناں، تے آں بھرانواں ناں

اُردو ترجمہ : غم یاروں دوستوں کا اور روتے ہوئے نام بھائیوں کا لینا۔

وضاحت : یہ اُس وقت بولا جاتا ہے جب یہ ظاہر کرنا ہو کہ کوئی شخص نام تو کسی اور کا لے رہا ہے مگر اس کا مطلب وہ آدمی نہیں بلکہ وہ استعارتاً کسی اور کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

یعنی روتے ہوئے یہ ظاہر کرنا کہ اس کو بھائیوں کا بڑا دکھ ہے مگر اندر سے مطلب یہ ہو کہ وہ بھائیوں کے پردے میں دکھ اپنے کسی مخصوص دوست (یا محبوب) سے سنا رہا ہے۔

۱۰۰۔ دُکھے گِٹا تے بھتو پر مٹا

اُردو ترجمہ : زخم گِٹے کو آئے اور ابرو باندلو۔

وضاحت : بڑے سادے انداز میں اس ضرب المثل کو بیان کیا گیا ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ تکلیف جسم کے کسی اور حصے میں ہو اور علاج کسی اور حصے کا کر رہا ہو۔تکلیف پاؤں کے ٹخنے میں ہو اور اس تکلیف کے بدلے آنکھ یا آنکھ کے اوپر کے حصے (ابرو) کو باندھ لے۔

بے موقع اور بے ترتیب کام کرنے کی صورت میں یہ استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۰۱۔ داڑھی نالوں مُچھاں ودھی گیاں

اُردو ترجمہ : داڑھی سے مُونچھیں بڑھ گئیں (لمبی ہوگئیں)۔

وضاحت : جب کسی ایسے کام یا چیز پر زیادہ خرچ ہو جس پر نہیں ہونا چاہئے تھا بلکہ خرچ اس کے بجائے کسی دوسری چیز پر ہونا چاہئے تھا تو اس موقع پر بولتے ہیں کہ یہاں تو یہ حساب ہوا کہ داڑھی سے مونچھیں زیادہ بڑھ گئیں۔اصولاً تو داڑھی زیادہ بڑھی اور مونچھیں کم ہونی چاہئیں۔لیکن اگر کوئی کام اُلٹ ہو جائے یا کوئی اُلٹ کرنا چاہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو یہی ہوا کہ داڑھی سے مونچھیں بڑھ گئیں۔

۱۰۲۔ دھیلے نی کھوتی تے نو پائیاں دانڑیں

اُردو ترجمہ : گدھی ہو دھیلے کی اور اُس پر بہت سا وزن ڈال دیا جائے۔

وضاحت : یہ بھی مزاحیہ انداز میں بولی جانے والی ایک ضرب المثل ہے جس کا سیدھا سا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی چیز زیادہ قیمتی یا مقدار میں زیادہ ہو اور اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے جو

ذریعہ استعمال کیا جائے وہ بہت ہی کم یا معمولی ہو۔یعنی گدھی یا گدھا ہو ایک دھیلے (پرانے زمانے میں دھیلہ، پیسے سے کم ایک اکائی ہوتا تھا۔اب متروک ہوگیا) کی قیمت کی ہو اور اس پر بہت سا بوجھ لاد دیا جائے (پائی۔ کسی زمانے میں وزن کا پیمانہ تھا جو اُس وقت کے 32 سیر اور آجکل کے تقریباً 29 کلوگرام کے برابر تھا) تو پائیاں سے مراد زیادہ وزن ہے۔استعارے کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

۱۰۳۔ داکھے ہتھ نہ پوہے تھوکوڑی

اُردو ترجمہ : انگور کو ہاتھ نہ پہنچا تو کہہ دیا کہ کڑوے ہیں چھوڑ دو۔

وضاحت : بعض اوقات بندہ کسی چیز کے حصول کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور اگر وہ چیز حاصل نہ ہو سکے تو پھر اس کو چھوڑ تو دیتا ہے لیکن اس کے حاصل نہ ہونے کو اپنی ناکامی نہیں بتاتا بلکہ اس متعلقہ چیز میں کوئی نقص نکال دیتا ہے۔یعنی یہ بھی عجیب بات ہے کہ انگور کو ہاتھ نہ پہنچے تو کہہ دیتا ہے کہ چھوڑو یہ انگور ہیں ہی کھٹے۔یہ اُردو کے اِس محاورے کی ہم معنی ضرب المثل ہے۔''انگور کھٹے ہیں''۔

۱۰۴۔ دور ہوواں تک براگیں مراں نیڑے ہوواں تے بادیں سڑاں

اُردو ترجمہ : اگر دور ہوں تو پریشان ہوں اور پاس آجائیں تو اس کی ہوا سے بھی دور بھاگیں۔

وضاحت : یہ انسانی رشتوں اور تعلقات سے متعلق بڑی دلچسپ ضرب المثل ہے۔انسانی فطرت ہے کہ آدمی اپنے رشتہ داروں، عزیزوں سے دور رہتا ہو تو اس بات پر پریشان رہتا ہے کہ کاش وہ ان کے پاس ہوتا۔

لیکن وہی آدمی اگر پاس آکر رہتا ہے تو چند ہی دنوں میں وہ ساری محبت، محبت نہیں رہتی بلکہ نفرت میں بدل جاتی ہے اور آدمی ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہو جاتا ہے۔ براگ، پوٹھوہاری میں اُس جذبے کو کہتے ہیں جو کسی کو ملنے کے لئے آدمی کے اندر پیدا ہوتا ہے،''باد'' فارسی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہوا ہے۔بادیں سڑنا سے مراد یہ لی گئی ہے کہ دوسرے کی ہوا سے بھی جلنا محسوس کرے یعنی دوسرے کی جان کا دشمن ہو جائے۔

۱۰۵۔ ڈھٹھا کھوتے اُپروں تے غصہ گھمارے اُپر

اُردو ترجمہ : گدھے پر سے گرا، اور غصہ گدھے کے مالک کمہار پر کرتا ہے۔

وضاحت : دیہات میں بار برداری کے لئے گدھا ہی استعمال ہوا کرتا تھا۔ یہ زمانہ قدیم سے چلا آ رہا ہے۔ اب حالات بدل گئے ہیں اب وزن اٹھانے اور بار برداری کے لئے گاڑیاں، ٹریکٹر اور دیگر مشینیں آ گئی ہیں۔ اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی گدھے پر بیٹھ کر جا رہا ہو اور اُس پر سے گر جائے تو بجائے گدھے پر غصہ کرنے کے اُس کے مالک (جس کے لئے کمہار کا لفظ استعمال کیا گیا ہے) پر غصہ کرنا شروع کر دے۔ عام طور پر گدھے کمہار ہی رکھتے تھے جن پر برتن لاد کر گاؤں گاؤں بیچا کرتے تھے۔ اس لئے گدھے کے مالک کو کمہار سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ اُس خصلت کی عکاسی کرتا ہے کہ نقصان کوئی اور کرے اور غصہ کسی اور پر نکالنا شروع کر دیا جائے۔

۱۰۶۔ ڈورے اگے گائیے تک انھے اگے نچیے

اُردو ترجمہ : بہرے کے سامنے گانا اور نابینا (اندھے) کے سامنے ناچنا۔

وضاحت : یہ بڑی دلچسپ بات کی طرف اشارہ کرتا ہے اور وہ دلچسپ بات یہ ہے کہ اگر کسی بہرے کے سامنے گانا گایا جائے یا کچھ بھی پڑھا جائے تو اس کو کیا خبر۔ اسی طرح اگر کوئی کسی نابینا شخص کے سامنے ناچنا شروع کر دے تو اندھے کو کیا معلوم کہ اس کے سامنے کوئی کیا کر رہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی کام بھی بے موقع کیا جائے یا ایسے آدمی سے کوئی کام کرنے کا کہا جائے جو اس سے متعلق ہی نہیں یا جس کو اس کا علم ہی نہیں تو ایسے کام کرنے کا کیا فائدہ۔ نہ کہنے والے کو اور نہ سننے والے یا جس کے سامنے کوئی اس طرح کا کام کیا جائے، کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

۱۰۷۔ ڈلیاں بیراں ناں کیہہ گیا

اُردو ترجمہ : گرے ہوئے بیروں کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔

وضاحت : بیر کا پھل سب جانتے ہیں۔ اگر بیر کسی وجہ سے گر جائیں تو آسانی سے پھر اکٹھے کئے جا سکتے ہیں۔ اس ضرب المثل کا مفہوم اسی طرح کا ہے کہ چھوٹے موٹے نقصان کی خیر ہے اس کی پرواہ نہیں

کرنی چاہئے یہ سوچتے ہوئے کہ شکر ہے اتنا بڑا نقصان نہیں ہوا۔ یہ نقصان ایسا ہے جسے پورا کیا جا سکتا ہے۔

۱۰۸۔ ڈومنی نی نتھ کدے کنّے کدے ہتھ

اُردو ترجمہ : ڈومنی کی نتھڑی کبھی کان میں اور کبھی ہاتھ میں۔

وضاحت : بنیادی طور پر ڈُوم اور ڈُومنی۔ ذات کے اعتبار سے ذرا زیادہ لالچی اور شوخی مارنے والے سمجھے جاتے ہیں۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ڈومنی کو اگر ایک نتھ (ناک کے زیور کو نتھ کہتے ہیں) بھی مل جائے تو اُسی کی رونمائی کرتی نہیں تھکتی۔ اُسی معمولی نوعیت کی نتھ کو کبھی کان میں پرو کر لوگوں کو دکھانے کی کوشش کرتی ہے اور کبھی ہاتھ میں رکھ کر اس کی نمائش کرتی ہے۔ نتھ ناک کے پہننے کی چیز ہے لیکن وہ ہر طریقے سے اس کی نمائش کرتی ہے۔

۱۰۹۔ ڈھائی بوٹیاں تے پھتو باغے آلا یا باغبان

اُردو ترجمہ : اڑھائی درختوں کے ساتھ پھتو باغبان بنا پھرتا ہے۔

وضاحت : یہ بڑی دلچسپ ضرب المثل ہے، بعض آدمیوں کو شیخی بھگارنے کا شوق ہوتا ہے یا یہ سمجھیں کہ عادت ہوتی ہے ہر کام میں شیخی مارنے کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

اس میں مثال یہ دی گئی ہے کہ آدمی کے پاس دو اڑھائی درخت یا پودے ہوں اور اپنے آپ کو باغبان کہلواتا پھرے۔

گویا یہ شیخی کا انتہائی درجہ ہے۔ باغبان تو وہ ہوتا ہے جس کے درختوں یا پودوں کے باغ ہوں، اب

[illegible] باغبانی کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ لیکن جو اس طرح کا دعویٰ کرتا ہے، اس کے لئے یہی کہا

ر، ڑ، ز، ژ

۱۱۰۔ رب راضی تے سارا جگ راضی

<u>اُردو ترجمہ</u> : اگر اللہ راضی ہو جائے تو ساری دنیا ہی راضی سمجھو۔

<u>وضاحت</u> : اگر اللہ تعالیٰ کی ذات راضی ہو جائے تو پھر غم کس بات کا۔ پھر تو خوش ہونا چاہئے اور یہ سوچنا چاہئے کہ اگر اللہ راضی ہیں تو لوگوں کے ناراض ہونے کی کوئی پرواہ نہیں۔ پھر تو باقی سارے لوگ بھی راضی ہی ہو جائیں گے۔ دوسرے لفظوں میں اگر اللہ کریم راضی ہوں اور کوئی بندہ ناراض بھی ہو تو کوئی بات نہیں۔ راضی تو اللہ کو ہونا چاہئے۔

۱۱۱۔ رنڈا بھیجیا کڑمائی آپڑیں کرسی کہ پرائی

<u>اُردو ترجمہ</u> : رنڈوے کو کسی کی منگنی کے لئے بھیجیں تو وہ کسی کی منگنی کرے گا کہ اپنی؟

<u>وضاحت</u> : چند لفظوں کی اس ضرب المثل میں بڑی گہرائی ہے مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی منگنی

ہوجائیں اور وہ کسی دوست کے گھر جائیں تو اپنی خدمت کرائیں گے۔ دوسرے مصرے میں مزاح پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ شاہ جی سے دوستی میں تو پھر اُن کی خدمت میں ہی لگے رہیں گے۔ باقی دین دنیا کے کاموں کے لئے فرصت ہی نہیں ملے گی۔

۱۱۳۔ روٹی ناں آ، نبڑیا ہو یا نہ گما

اُردو ترجمہ : اگر روٹی کمانے کا وسیلہ بنا ہوا ہے تو اُسے ضائع نہ کرو۔

وضاحت : یہ ایک نصیحت آموز جملہ ہے جو ضرب المثل بن گیا ہے۔ مطلب یہ ہے اگر اللہ نے روزی کا وسیلہ کسی ملازمت یا کام کے ذریعے بنایا ہوا ہے تو اس پر شکر کرنا اور اُس میں دل لگا کر محنت کرنا چاہئے اور اس کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہئے۔ بنا ہوا وسیلہ ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

۱۱۴۔ رَن کپتی دیہوں چڑھے تے بالے بتی

اُردو ترجمہ : جھگڑالو عورت، دن چڑھے ہی چراغ جلا لیتی ہے۔

وضاحت : کپتی پوٹھوہاری میں بڑا عجیب لفظ ہے جس کا مطلب بڑا وسیع ہے۔ یہ بیک وقت جھگڑالو، بے لحاظ اور بے دید عورت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مرد کے لئے اس کا مذکر لفظ ہے کپتا۔ اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ جھگڑالو عورت کا کیا ہے وہ تو دن میں بھی چراغ جلا کے رکھ دیتی ہے۔ یعنی وہ ایسے ایسے کام کرتی ہے جو بڑے عجیب ہوتے ہیں۔ دن میں چراغ جلانا بھی ایسی عورت کی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔

۱۱۵۔ رِیساں پٹے گراں

اُردو ترجمہ : مقابلے کی دوڑ نے گاؤں تباہ کر دیئے۔

وضاحت : رِیس، پوٹھوہاری زبان میں نقل یا تقلید کرنے کو کہتے ہیں بلکہ مقابلے کے معنوں میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کے مقابلے نے کئی گاؤں تباہ کر دیئے۔ گاؤں تباہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی کسی کے مقابلے میں اپنا گھر تباہ کرنا چاہئے تو دوسرا اُس سے آگے نکل جانے کی کوشش میں پورا گاؤں تباہ کرنے پر تیار ہو جاتا ہے خواہ اس سے کتنا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔

س،ش

۱۱۶۔ **سِکّ نہ سِکّ گماہنڈوں سِکّ**

اُردو ترجمہ : سیکھنا ہو تو ہمسایوں سے سیکھو۔

وضاحت : ہمسائے کی ہمارے دین میں بڑی اہمیت ہے۔اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ہمسایوں کے حقوق ہر صورت ادا کرنے چاہئیں۔اس ضرب المثل میں ہمسایے کی ضرورت کو ایک دوسرے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر اور کہیں سے کچھ نہیں سیکھنا چاہتے تو کم از کم ہمسایے سے ضرور سیکھو کیونکہ ہمسایہ چونکہ قریب ترین ہوتا ہے اس لئے اس کا اثر ہمسایوں کی زندگی پر بہت گہرا پڑتا ہے ان سے اچھی باتیں سیکھنی چاہئیں۔

۱۱۷۔ **سیرے نی گوگی میں شوہدی جوگی**

اُردو ترجمہ : صرف ایک سیر (تقریباً کلوگرام) کی چھوٹی سی روٹی،میری بیچاری کے لئے۔

وضاحت : شوہدی، پوٹھوہاری میں بیچاری کو کہتے ہیں۔اس ضرب المثل میں مزاحیہ انداز میں ایک عورت کی زبانی کسی کے زیادہ پیٹو ہونے کو ظاہر کیا گیا ہے یعنی مجھ بیچاری کے لئے تو ایک سیر کی ایک چھوٹی سی روٹی ہی کافی ہے۔گوگی۔چھوٹی سی روٹی کو کہتے ہیں۔مطلب یہ ہے کہ پیٹو عورت کہہ رہی ہے کہ میرے لئے تو ایک سیر کی چھوٹی سی روٹی کافی ہے میں تو اس سے زیادہ کھاتی ہی نہیں۔

۱۱۸۔ **سُوئے کھوتی تے کِلّے کمہار**

اُردو ترجمہ : گدھی بچہ دے اور تکلیف میں کمہار ہو۔

وضاحت : بڑی دِلچسپ ضرب المثل ہے کہ کام کسی اور کا ہو اور تکلیف کوئی دوسرا محسوس کرتا رہے۔ گدھی، عام طور پر کمہار، برتن ایک جگہ سے دوسری جگہ فروخت کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اس کے

بغیر برتنوں کو اِدھر اُدھر لا یا لے جایا نہیں جاسکتا۔ گدھی کے ہاں بچہ پیدا ہو رہا ہو اور تکلیف کمہار محسوس کر رہا ہو یعنی کام کوئی اور کرے اور پریشانی خواہ مخواہ کوئی اور محسوس کرتا ہو۔

۱۱۹۔ سر ہون تے ٹپیاں ناں کال کوئی نیں

اُردو ترجمہ : سر سلامت رہیں تو ٹوپیوں کا قحط نہیں۔

وضاحت : ٹوپی، سر پر پہننے کے لئے استعمال ہوتی ہے اگر سر موجود ہو تو ٹوپی میسر آ ہی جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ٹوپی کا مہیا ہونا مسئلہ نہیں۔ مسئلہ سر کا موجود ہونا یا آدمی کا صحت منداور زندہ ہونا ہے۔ سر ہو گا تو ٹوپیاں بہت۔

۱۲۰۔ سنڑ یا نائیاں تے سنڑ یا ساریاں گرائیاں

اُردو ترجمہ : اگر نائیوں (حجاموں) نے کوئی بات سُن لی تو سمجھو سارے گاؤں نے سُن لی۔

وضاحت : دیہات میں ایک بات مشہور ہے کہ نائی (حجام) ہر بات کو آگے پہنچانے میں مہارت رکھتے ہیں اور ان کو کوئی بات اچھی یا بُری معلوم ہو جائے تو فوراً سارے گاؤں میں پھیل جاتی ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ حجام یہ کام زیادہ مستعدی اور جلدی سے کرتے ہیں۔ ہوسکتا ہے یہ مفروضہ ہی ہو۔ اسی لئے کوئی بات اگر پھیلانی ہو تو کہتے ہیں کہ حجام کو بتا دو، کیونکہ اگر حجاموں نے سُن لیا تو سمجھ لو سب گاؤں والوں نے سُن لیا۔

۱۲۱۔ سُچجی او جسنے گُٹھے ہتھ ڈولا

اُردو ترجمہ : سُگھڑ عورت وہ ہوتی ہے جس کے پاس دولت ہو۔

وضاحت : سُگھڑ عورت وہ ہوتی ہے جو گھر کے کام کاج میں، اخراجات میں، دوسرے لوگوں، عزیزوں، رشتہ داروں کے ساتھ سلوک اور برتاؤ میں دانشمندی کا مظاہرہ کرے۔ یہ بات طنزاً کہی گئی ہے کہ سُگھڑ تو وہ عورت ہوتی ہے جس کے پاس دولت ہو، روپیہ پیسہ ہو، دوسرے لفظوں میں عقل کا معیار عام لوگوں کے نزدیک دولت اور روپیہ پیسہ ہوتا ہے اور جس کے پاس دولت نہ ہو وہ دوسرے لفظوں میں سُگھڑ نہیں بلکہ بے

وقوف اور بے عقل ہے۔

۱۲۲۔ سو جوانے ناں ڈر نہیں آپنڑ یں کیتی ناں ڈر ہونڑاں

اُردو ترجمہ : سو جوانوں کا ڈر نہیں ہوتا اپنے کیئے کاموں کا ڈر ہوتا ہے۔

وضاحت :

۱۲۳۔ سوئے کھوتا کلھے کمہار

اُردو ترجمہ : بچہ گدھا دے اور تکلیف میں اس کا مالک کمہار ہو۔

وضاحت : چار لفظوں کی اس ضرب المثل میں ایک عجیب بات کہی گئی ہے۔ گدھا نر ہے اور وہ کبھی بچہ نہیں جنتا لیکن کمہار کی نسبت چونکہ گدھے سے ہی جوڑی جاتی ہے اس لئے یہ کہا گیا ہے کہ بچہ دینے کو تو گدھا (یعنی گدھی) تیار ہے مگر تکلیف اس کے مالک کمہار کو ہورہی ہے۔

مطلب یہ کہ بعض لوگوں کو اُن کاموں سے بھی پریشانی ہوتی ہے جن کا ان سے کوئی تعلق واسطہ ہی نہیں ہوتا۔ وہ خواہ مخواہ پریشان رہتے ہیں۔

۱۲۴۔ سو چورنی تے ہک شاہدنی

اُردو ترجمہ : سو چور کی ایک شاہد کی۔

وضاحت : چور، سو چوریاں کرے آخر پکڑا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ چور سو بار بھی چوری کر لے آخر شاہد (جو چوری کے قریب بھی نہ جائے، ایماندار آدمی کو کہتے ہیں) اس کا مطلب یہ نکلا کہ چور بے شک سو چوریاں کرلے آخر ایک نہ ایک دن ایماندار آدمی کے ہاتھوں پکڑا ہی جائے گا۔

۱۲۵۔ ستوں تے منڑ متوں کدوں گھولوں تے کدوں چٹوں

اُردو ترجمہ : ستو (جو کے دانوں سے حاصل آٹا) کا پیسنا مشکل ہے۔ کب اس کو تیار کریں اور کب

گھول کر پئیں۔

وضاحت : بعض کام ایسے ہوتے ہیں جن کے کرنے میں زیادہ محنت اور وقت درکار ہوتا ہے۔ جَو کی فصل پوٹھوہار میں کسی زمانے میں زیادہ ہوتی تھی۔ جَو کے دانے سٹوں سے الگ کر کے پھر اُن کو سکھایا جاتا ہے پھران کو آگ پر بھونا جاتا ہے پھر بھونے ہوئے دانوں کو چکی میں پیس کر آٹا نکالا جاتا ہے اس آٹے کو ستو کہا جاتا ہے۔ جَو کے دانوں سے ستو بنانے کا عمل خاصا طویل بھی ہے اور محنت طلب بھی۔ اس ضرب المثل کا مفہوم بھی یہی ہے کہ کوئی ذرا سُست آدمی یہ ساری مشقت برداشت نہیں کر سکتا اور وہ کہتا ہے کہ کون اتنی محنت کر کے ستو حاصل کر کے پھر اُن کو شربت میں گھول کر پیئے۔ یہ مشکل کام ہے۔

۱۲۶۔ سونیارے نی تے ہک لوہارے نی

اُردو ترجمہ : سُنار کی اور ایک لوہار کی

وضاحت : یہ اُردو میں بھی زبان کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ مستعمل ہے۔ کہتے ہیں سو سُنار کی اور ایک لوہار کی، یعنی سنار سو دفعہ ضرب لگائے تو وہ لوہار کی ایک ضرب کے برابر نہیں ہو سکتا۔ سُنار بڑے پیار سے اور نرمی سے سونے پر ضرب لگا کر زیور تیار کرتا ہے جبکہ لوہار، لوہے کی کوئی چیز بناتے ہوئے، سخت سخت ضربیں لگاتا ہے۔ گویا لوہار کے مقابلے میں سُنار کی لگائی ہوئی ضرب بہت نرم و نازک ہوتی ہے۔

۱۲۷۔ سو جوانے ناڈر نہیں آ پڑیں کیتی ناں ڈر ہوئاں

اُردو ترجمہ : سو جوانوں کا ڈر نہیں ہوتا اپنے کیے کا ڈر ہوتا ہے۔

وضاحت : کہتے ہیں ناں کہ آدمی کو وہ کام کرنا چاہئے جس سے بعد میں نقصان بھی نہ ہو اور پچھتانا بھی نہ پڑے۔ اس ضرب المثل میں بڑا راز پوشیدہ ہے کہ آدمی نے اگر کوئی غلط کام نہ کیا ہوا ہو تو اُسے کسی کا بھی ڈر نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے برعکس اگر کوئی ایسا ویسا کام کیا ہو پھر ہر ایک سے خوف رہتا ہے اور آدمی لوگوں سے

۱۲۸۔ شے مالک نی، آ کڑ پھوہڑے نی

اُردو ترجمہ : چیز مالک کی ہو اور غرور خاکروب میں ہو۔

وضاحت : پھوہڑا۔ عرفِ عام میں خاکروب کو کہا جاتا ہے جو صفائی کا کام کرتا ہے۔ یہ نام اچھے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا اور خاکروب کی آ کڑ (غرور و تکبر) گویا ایک محاورہ بن گیا ہے۔ مشہور ہے کہ خاکروب کی فطرت میں آ کڑ بہت ہوتی ہے۔ اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ چیز مالک کی ہو اور اس پر آ کڑ اس کا خاکروب یا نوکر کرتا رہے۔ یہ بھی عجیب خصلت کی طرف اشارہ ہے۔

۱۲۹۔ شرے نی ماری اندر بڑنی، مورکھ آکھے میھوں ڈرنی

اُردو ترجمہ : اگر کوئی شرم کی وجہ سے اندر بیٹھ جائے، تو بیوقوف یہ سمجھے کہ مجھ سے ڈر گئی۔

وضاحت : اگر کسی سے کوئی کام غلط ہو جائے یا ایسا کام جس سے دوسروں کے سامنے آنے میں شرم محسوس ہو تو شریف اور نیک صفت آدمی اس کام سے شرم کی وجہ سے گھر کے اندر ہی رہنے میں عافیت محسوس کرے اس ڈر سے کہ اگر باہر جائے گا تو لوگوں کو شرم کے مارے منہ نہیں دکھا سکے گا، لیکن اس کے اس عمل کو گاؤں یا اُس علاقے کے بیوقوف اور ناسمجھ یہ سمجھنے لگیں کہ یہ ہم سے ڈر کر اندر دبک کر بیٹھ گیا ہے۔ اس ضرب المثل میں سمجھدار اور ناسمجھ آدمی کے خصائل کا فرق ایک جملے میں بڑی خوبصورتی سے واضح کیا گیا ہے۔

۱۳۰۔ شہر پے ای نئیں تے چکے پہلوں ای آ گئے

اُردو ترجمہ : شہر ابھی آباد ہی نہیں ہوئے چور اُچکے پہلے ہی آ دھمکے۔

وضاحت : کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر کام میں عجلت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ شہر ابھی آباد کرنے کا کام شروع ہی نہیں ہوا اور اُس شہر کے باسیوں کو لوٹنے کے لئے چور اُچکے پہلے سے تیار بیٹھے ہیں جبکہ چوری چکاری کا عمل اگر شروع ہی ہونا ہے تو شہر آباد ہو جانے اور اس میں لوگوں کی آبادی ہو جانے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

ع، غ

۱۳۱۔ غریباں روزے رکھے دیہاڑے بڑے ہوئے

اُردو ترجمہ : غریبوں نے روزے رکھے دن ہی بڑے ہو گئے۔

وضاحت : بڑے دلچسپ انداز میں اس ضرب المثل کو ایک جملے میں بیان کر دیا گیا ہے اور وہ ہے غریبوں کی حالت اور ان کی سوچ کا انداز یعنی غریبوں کے پاس تو پہلے ہی کھانے کو کچھ نہیں ہوتا اور وہ اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ کہیں سے کچھ کھانے کو مل جائے۔ اب غریبوں کو اگر روزے رکھنے پڑ جائیں اور اُن روزوں کے دن بھی بڑے ہو جائیں تو اُس کا مطلب یہ ہے کہ اُن کو کھانے کو اور دیر سے ملے گا۔ ایسے موقعے پر بولتے ہیں کہ غریبوں نے روزے رکھے تو دن ہی لمبے ہو گئے۔

☆☆☆

ق،ک،گ

۱۳۲۔ **قہر بدھی نئیں موئی تے بال بدھی موئی** یا

کال بدھی نئیں موئی تے بال بدھی موئی

اُردو ترجمہ : قہر یا پریشانی سے کوئی نہیں مرتا، بال بچّوں کی پریشانی سے مرجاتا ہے۔ یا

قحط اور تنگ دستی سے کوئی نہیں مرتا، اولاد کی پریشانی سے مرجاتا ہے۔

وضاحت : یہ ضرب المثل بھی انسانی رشتوں اور ان کے اثرات کی نشاندہی کرتی ہے، اس میں بڑی حکمت کی بات کی گئی ہے کہ آدمی تنگ دستی، قحط، غریبی یا قہر وغضب سے نہیں مرتا، بچّوں اور گھر میں آنے والی پریشانی سے مرجاتا ہے۔

اسی مفہوم کے ساتھ ملتا جلتا ایک جملہ بولا جاتا ہے کہ آدمی عمر کی زیادتی سے بوڑھا نہیں ہوتا اولاد کی پریشانیوں کے نتیجے میں جلدی بوڑھا ہوجاتا ہے۔ اولاد، اس دنیا میں رشتہ ہی ایسا بنایا گیا ہے کہ جس کی پریشانی والدین سے برداشت نہیں ہوتی اور وہ اس پریشانی میں بوڑھے بھی ہوجاتے ہیں اور بعض اوقات ان کی زندگی بھی انہی پریشانیوں اور دکھوں میں ختم ہوجاتی ہے۔ غربت اور تنگ دستی میں گزارا ہوجاتا ہے پریشانی اور دکھ و رنج میں مشکل ہے۔

۱۳۳۔ **کھادا اُس نئیں جس کی لبھا نئیں**

اُردو ترجمہ : وہ نہ کھا سکا جس کو کچھ نہ ملا۔

وضاحت : کیا خوبصورت ضرب المثل ہے۔ جس میں بڑے معنی پوشیدہ ہیں۔ چند لفظوں میں ناجائز دولت کمانے یا بٹورنے کو واضح کردیا گیا ہے اور ساتھ ہی اِنسان کی ہوس کی خصلت کو بھی بیان کیا گیا ہے یعنی اب تو انسانوں کا حال یہ ہے کہ ہر وہ آدمی ضرور کھاتا ہے مطلب ہے رشوت کا مال کھاتا ہے یا ناجائز دولت کماتا ہے جس کے بس میں ہو۔ صرف وہی نہیں کھاتا جس کو ملتا ہی کچھ نہیں یا جس کی پہنچ میں ہی نہیں ہوتا۔ گویا

جس کو ناجائز منافع یا دولت ملتی ہے وہ ضرور کھاتا ہے (ماسوائے اِکا دُکا لوگوں کے)۔

۱۳۴۔ کموں کا جوں رہی تے طالب میاں فضلے نی

اُردو ترجمہ : کام کاج کرنے کے قابل نہ رہی تو میاں فضل کی طالب علم ہو گئی۔

وضاحت : میاں فضل الدین تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی کے ایک گاؤں کلیام اعوان میں کسی زمانے میں ایک بزرگ گزرے ہیں جن کے تصوف کے چرچے ملک کے طول وعرض میں ہیں۔ان کے بے شمار مرید سارے ملک میں ہیں۔ جب وہ حیات تھے تو ہزاروں کی تعداد میں ان کے مرید وہاں آ کر رہتے بھی تھے اور فیض بھی حاصل کرتے تھے۔ کچھ مستقل رہنے والے مرید بھی تھے جو لنگر اور دربار کی خدمت کرنے کے لئے تھے۔

اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی عورت کام کاج کے قابل نہ رہے یعنی بوڑھی ہو جائے تو وہ میاں فضل کے دربار میں آ کر اُن کی مریدنی ہو جائے۔ مطلب یہ ہوا کہ مزاحیہ انداز میں یہ کہا گیا ہے کہ نکمے اور بوڑھے (خدانخواستہ) میاں فضل کے مرید بن جاتے ہیں۔

۱۳۵۔ کشمیری نہ لذت نہ شیری

اُردو ترجمہ : کشمیریوں کی ذات میں نہ لذت ہے اور نہ ذائقہ۔

وضاحت : یہ ضرب المثل اُن باقی ضرب الامثال کی طرح ایک خاص طبقے کی ترجمانی کرتی ہے، جن میں کسی طبقے مثال کے طور پر حجام یا اِسی طرح کے کسی دوسرے طبقے کی بات کی گئی ہو۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ کشمیری قوم، بڑی بے لذت ہوتی ہے۔ بے لذت سے مراد غالباً یہ لی گئی ہے کہ یہ ایسی قوم ہے جو کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

۱۳۶۔ کنئے ناں پتلا ہونڑاں

اُردو ترجمہ : کان کا کچا ہونا۔

وضاحت : کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر بات آگے دوسروں کو سناتے پھرتے ہیں۔اُن

میں سچائی ہو نہ ہو۔ ایسے لوگوں کو پوٹھوہاری زبان میں کان کا کچا ہونا یا کان کا پتلا ہونا کہتے ہیں کہ فلاں (نام لے کر) بڑا کان کا پتلا ہے۔ یعنی اس کے دل میں کوئی بات نہیں ٹھہرتی اور دوسرا یہ کہ وہ ہر بات کو سُن لیتا ہے۔ اس کے کان بڑے پتلے ہیں وہ آہستہ کہی جانے والی بات بھی سن لیتا یا سن لیتی ہے یہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے بولا جاتا ہے۔

۱۳۷۔ ککڑکڑوا اتھے تے آنڑے ہوور

اُردو ترجمہ : کڑکڑ (مرغی کی آواز) یہاں اور انڈے کسی اور جگہ۔

وضاحت : مرغی کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ جب انڈہ دینے لگتی ہے تو ایک خاص آواز نکالتی ہے جسے مقامی زبان میں کڑکڑ کہتے ہیں۔ یہ ضرب المثل اس خصلت کی عکاس ہے کہ آدمی کام کسی اور جگہ کرے اور شور کسی اور جگہ جا کے کرے۔ یہ مزاحیہ قسم کی ضرب المثل ہے، جس میں کوئی کسی دوسرے کو کہتا ہے تمہارا تو وہ حساب ہے کڑکڑ کہیں اور، اور انڈے کہیں اور۔

۱۳۸۔ کُج جندر ڈھلے تک کُج دانڑیں گلّے

اُردو ترجمہ : کچھ تو جندر (پن چکی) ہی ڈھیلے ہیں اور کچھ دانے بھی بھیگے ہیں۔

وضاحت : جندر پہاڑی علاقوں میں پانی پر لگائی جانے والی آٹا پیسنے کی مشین کو کہتے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ آٹا پیسنے کے لئے لے کر جانے والے گندم یا کسی اور جنس کے دانے، پسوانے سے پہلے اُن کو خشک کیا جاتا ہے کیونکہ گیلے دانے صحیح طور سے پیسے نہیں جاسکتے۔ اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ اگر جندر بھی ٹھیک اور درست نہ ہو اور اوپر سے دانے بھی گیلے ہوں تو آٹا کیسے بنے گا۔ یہاں تو یہ حساب ہے کہ دانے بھی گیلے ہیں اور جندر (پن چکی) بھی درست نہیں۔

۱۳۹۔ کھلنے نی جا دیوتے بہنڑیں نی بنائی گھنساں

اُردو ترجمہ : کھڑے ہونے کی جگہ دیں بیٹھنے کی ہم خود بنالیں گے۔

وضاحت : بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے وہ لالچی بھی ہوتے ہیں اور اگر ان کو ذرا سی اہمیت

دے دی جاوے تو وہ زیادہ ہی چوڑے ہونے لگتے ہیں۔ اس ضرب المثل کا مفہوم بھی اسی طرح ہے۔ یعنی آپ ہمیں کھڑے ہونے کی جگہ دے دیں بیٹھنے کی جگہ ہم خود بنا لیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو ذرا سی اہمیت دیں تو وہ اس کا غلط مطلب لے کر مزید ناجائز فائدہ بھی حاصل کرنے سے نہیں ہٹتا۔

۱۴۰۔ گولی کسنی تے گہنویں کسنے

اُردو ترجمہ : غلام کس کی اور زیور کس کا یعنی غلام بھی آپ کی اور میری دولت بھی آپ کی۔

وضاحت : یہ اپنے آپ کو کچھ زیادہ عاجز ظاہر کرنے کے موقعے پر بولا جاتا ہے کہ جناب ہم تو آپ کے ہی ہیں یعنی ہم بھی آپ کے حوالے اور ہماری دولت اور جائیداد بھی آپ ہی کی ہے۔ کسی کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ گولی غلام (مونث) کو کہا جاتا ہے۔

۱۴۱۔ گھٹاں دیہاڑیاں ناں

اُردو ترجمہ : کم مدت کا پیدا ہونے والا۔

وضاحت : جو بچہ کم مدت میں ہی پیدا ہو جائے، یعنی وہ ماں کے پیٹ میں پوری مدت نہ رہ کر قبل از وقت پیدا ہو جائے وہ صحت کے اعتبار سے ذرا کمزور ہوتا ہے۔ اُسے کہتے ہیں کہ یہ تو کم مدت کا پیدا ہوا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جس آدمی کی صحت بہت کمزور ہو وہ پتلا دُبلا ہو اُسے استعارۃً کہتے ہیں کہ یہ تو گویا کم مدت کا پیدا ہوا ہے۔

۱۴۲۔ کمہاری اپڑیں بھانڈے سلاہنڑیں

اُردو ترجمہ : کمہارن اپنے برتنوں کی ہی تعریف کرتی ہے۔

وضاحت : ہر آدمی کی جبلت میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اپنی چیزوں کی تعریف کرتا ہے اور اُسے باقی چیزوں سے زیادہ اچھا اور بہتر قرار دیتا ہے۔ اس ضرب المثل کو ایک مثال کے ذریعے واضح کیا گیا ہے کہ کمہار کی بیوی (کمہارن) اپنے ہی برتنوں کی تعریف کرتی ہے۔ وہ کسی دوسرے کی چیز کو یا برتن کو اپنے برتنوں سے زیادہ اچھا نہیں سمجھتی۔

۱۴۳۔ کوئی آپڑیں لسی کی کھٹیاں نمیں آکھواں

اُردوترجمہ : اپنی لسی کو کوئی کھٹا نہیں کہتا۔

وضاحت : یہ انسان کی خصلت ہے کہ اپنی چیز کو بُرا نہیں کہتا خواہ وہ سب سے بُری کیوں نہ ہو، اپنی چیزوں کی تعریف ہی کی جاتی ہے اس ضرب المثل میں اِسی خصلت کو بیان کیا گیا ہے کہ آدمی اپنی بُری سے بُری چیز کو بھی بُرا نہیں کہتا۔

۱۴۴۔ کوہ نہ ٹری تے بابل تریہائی

اُردوترجمہ : ایک کوس فاصلہ طے نہیں کیا اور پیاسی ہوگئی۔

وضاحت : یہ محاورۃً استعمال ہوتا ہے کہ پیدل چلنے میں ابھی ایک کوس (کوس، آجکل کے تقریباً ڈیرھ کلومیٹر کے فاصلے کو کہتے ہیں) کوہ پوٹھوہاری زبان میں کوس کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ عورت کی زبان میں کہا گیا ہے کہ ابھی ایک کوس تو چلی نہیں اور پیاسی پہلے ہی ہوگئی۔ یہ اُس موقعے پر بولتے ہیں جب کوئی کام چور آدمی تھوڑا سا کام کرنے کے بعد ہی کام نہ کرنے یا ختم کرنے کے بہانے ڈھونڈنے لگتا ہے۔

۱۴۵۔ کھایئے رج کے تے سیئے منہ کج کے

اُردوترجمہ : کھائیں سیر ہوکر اور سوئیں بےفکری سے منہ ڈھانپ کر۔

وضاحت : یہ اُس بےفکر آدمی کے لئے بولا جاتا ہے جس کو کسی دوسرے کی پرواہ یا فکر نہ ہو اور اسے صرف اپنے کھانے پینے سے غرض ہو۔ ایسے شخص کے لئے کہتے ہیں کہ ان کا تو یہ حساب ہے کہ خوب سیر ہو کر کھاؤ اور پھر منہ ڈھانپ کر بےفکری سے سو جاؤ۔ یعنی چھوڑو اپنی اور دوسروں کی فکر۔

۱۴۶۔ کال چلا گسنا سکال نمیں گسنا

اُردوترجمہ : قحط یا غربت ختم ہوجاتی ہے بدنامی ختم نہیں ہوتی۔

وضاحت : یہ اُن انسانی رویوں کو ظاہر کرتا ہے جن کے مطابق انسان عزت بےعزتی کو زیادہ

اہمیت نہیں دیتا۔ مفہوم یہ ہے کہ قحط یا غربت تو اللہ کی طرف سے آتی ہے کبھی غربت آ جاتی ہے تو کبھی آدمی امیر بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ایک دفعہ انسان کو اس کے کسی اقدام سے بے عزتی کا سامنا کرنا پڑ جائے تو پھر وہ بے عزتی آدمی کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔

آدمی معاشرے میں غریب ہو کر تو زندگی گزار سکتا ہے لیکن بے عزتی کی زندگی نہیں گزار سکتا۔

''سکال'' پوٹھوہاری میں بدنامی یا بے عزتی کو کہا گیا ہے۔

۱۴۷۔ کال بدھی نہیں موئی بال بدھی موئی

اُردو ترجمہ : قحط سے کوئی نہیں مرتا بچوں کی وجہ سے مر جاتا ہے۔

وضاحت : یہ بڑی عجیب ضرب المثل ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر گھر میں قحط کی صورتِ حال پیدا ہو جائے تو بندہ مرتا نہیں۔ لیکن بچوں کے جنجال میں پھنس جائے تو مر سکتا ہے۔ کال قحط کو کہتے ہیں اور بال سے مراد بال بچے لی گئی ہے۔ بال بچے (خاص طور پر اگر زیادہ ہوں) تو بندہ ان کی پرورش کے سبب پریشان ہو جاتا ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ اگر بچوں بچیوں (اولاد) کو کوئی پریشانی لاحق ہو تو والدین ہی پریشان ہوتے ہیں۔ قحط سے تو بندہ مقابلہ کر سکتا ہے اولاد کی پریشانی کا مقابلہ مشکل ہے۔

۱۴۸۔ گھار دُودھ تے باہر دھیں گھار نہیں تے باہر نہیں

اُردو ترجمہ : گھر میں دُودھ دہی ہو تو باہر سے بھی مل جاتا ہے اور اگر گھر میں نہ ہو تو باہر سے بھی نہیں ملتا۔

وضاحت : مطلب یہ کہ اگر آپ کے پاس دولت ہے تو آپ لوگوں کی نظر میں بڑے معزز بھی سمجھے جائیں گے اور ضرورت پڑنے پر لوگ آپ پر پیسے بھی خرچ کرنے کو تیار ہوں گے، اگر آپ کے پاس کچھ نہیں تو آپ کو باہر سے بھی کچھ نہیں ملے گا اور لوگ آپ کی عزت بھی کم ہی کریں گے۔

۱۴۹۔ گئے سیاں نمازاں بخشوانڑا گوں روزے گل پئی گئے

اُردو ترجمہ : گئے تھے نماز بخشوانے، اُلٹے روزے گلے پڑ گئے۔

وضاحت : یہ اُس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی آدمی کسی کام سے جان چھڑانے یا کسی کام کے منع کرنے کے لئے کسی کے پاس جائے اور آگے سے دوسرا آدمی اُسے کوئی اور مشکل کام کرنے کا کہہ دے۔

یعنی نمازیں بخشوانے کی عرض سے گئے تھے وہ تو بخشی نہ گئیں اُلٹے روزے گلے پڑ گئے۔ یہ کسی کام کے زیادہ ہونے پر یا کام کا بوجھ بڑھ جانے کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۵۰۔ **گھروں ہولی تے باہروں واؤجھولی**

اُردو ترجمہ : گھر سے بے قدر ہوئی تو باہر والوں نے بھی قدر نہ کی۔

وضاحت : بڑی عجیب ضرب المثل ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی کی اپنے گھر یعنی اپنے گھر کے افراد میں قدر نہ ہو۔ کوئی قدر کی نگاہ سے نہ دیکھتا ہو تو باہر سے یعنی دور پار کے رشتہ داروں یا غیر رشتہ داروں میں تو وہ بے قدرا ہی ہو جائے گا۔ مطلب یہ کہ گھر والے عزت کریں گے تے باہر والوں کے دلوں میں بھی عزت ہوگی اور اس کو وزن ملے گا۔

۱۵۱۔ **گھار کھانڑیں جو گا نئیں تے اماں پیہنڑ گئی**

اُردو ترجمہ : گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہیں اور اماں دانے پیسنے گئی ہوئی ہے۔

وضاحت : یہ آدمی کی اُس فطرت کی عکاسی کرتی ہے جس کے تحت آدمی بلاوجہ شیخیاں بگھارتا پھرے۔ یعنی اس کے گھر میں دانے کھانے کے لئے ہی نہیں۔ یا کچھ کھانے کو ہے ہی نہیں لیکن بظاہر یہ کر رہا ہے کہ ماں دانے پیسنے گئی ہیں تا کہ اُس آٹے سے روٹی بنائی جا سکے۔ شیخی خورے کی بابت کہا جاتا ہے۔

۱۵۲۔ **گھر میرا تے ناں تیرا**

اُردو ترجمہ : گھر میرا اور نام تمہارا۔

وضاحت : یہ اُس موقعے پر بولا جاتا ہے جب کوئی آدمی، اپنی مصنوعی عزت اور رُعب جمانے کے لئے کسی دوسرے کا کندھا استعمال کرنا چاہتا ہے۔ یعنی یہ بھی عجیب ہے کہ گھر میرا ہے اور نام تم اپنا اونچا کرنا چاہتے ہو۔ اس چیز کی ملکیت تمہاری تو نہیں یہ تو میری چیز ہے۔

۱۵۳۔ گنگے دیاں شارتاں گنگے دی ما ای جانی

اُردوترجمہ : گونگے کے اشارے گونگے کی ماں ہی سمجھتی ہے۔

وضاحت : اس کا پس منظر یہ ہے کہ کسی کے گھر آگ لگ گئی اس کی مالکن گھر پر نہیں تھی اس کا ایک گونگا بیٹا ڈرا باہر نکل کر لوگوں کو اشاروں سے بتانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ہمارے گھر میں آگ لگ گئی ہے بجھاؤ۔ لوگوں کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ سخت پریشان تھا۔ اتنے میں اس کی ماں آ گئی لوگوں نے ماں سے پوچھا یہ کیا کہتا ہے ماں نے اُس کے اشاروں سے بھانپ لیا کہ یہ کہہ رہا ہے کہ گھر میں آگ لگ گئی ہے۔ لوگوں نے دوڑ کر آگ بجھائی تو ماں بولی "گونگے کے اشارے گونگے کی ماں ہی سمجھتی ہے"۔

۱۵۴۔ گل پیا ڈھول بجانواں پینداں

اُردوترجمہ : گلے پڑا ڈھول بجانا ہی پڑتا ہے۔

وضاحت : کچھ کام ایسے بھی ہوتے ہیں جو بغیر مرضی کے اور مجبوری میں کرنے پڑتے ہیں۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر ڈھول کو گلے میں ڈال دیا جائے تو بجانا ہی پڑتا ہے۔ مجبوری ہے۔

جو کام زبردستی کرنا پڑے اُس کے لئے کہتے ہیں کہ اب یہ کام گلے پڑ ہی گیا اب تو کرنا ہی پڑے گا۔

۱۵۵۔ گھرے ناں زیان تے نکلے نی شہرت

اُردوترجمہ : بد اچھا بدنام بُرا

وضاحت : اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ گھر کا نقصان ہو جائے تو نقصان کی خیر ہے اس نقصان سے بعض اوقات ملک (علاقہ مراد ہے) میں بدنامی ہوتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا بعض کام ایسے ہوتے ہیں جن کے کرنے سے انسان دوسروں کی نظروں میں گر جاتا ہے خواہ بظاہر اس میں نقصان کم ہی کیوں نہ ہو۔ اُردو کا ایک محاورہ تقریباً اسی مفہوم کا ہے "بد اچھا بدنام بُرا" یعنی برائی کم بھی ہو تو بعض اوقات اس برائی کی وجہ سے لوگوں میں بدنامی زیادہ ہو جاتی ہے۔ یعنی نقصان اپنا ہوتا ہے اور بدنامی سارے لوگوں میں ہو جاتی ہے۔

ل

۱۵۶۔ لینڑ نہ دینڑ میں مہراجے نی بھینڑ

اُردو ترجمہ : نہ لینا نہ دینا، میں دولہے کی بہن۔

وضاحت : یہ اُس آدمی کے لئے بولا جاتا ہے جس کا اگر کہیں کوئی تعلق واسطہ ہی نہ ہو لیکن وہ اپنا خواہ مخواہ کا تعلق جوڑتا اور جتاتا پھرے۔

کہتے ہیں کہ اس کا کسی سے لین دین ہے اور نہ کوئی واسطہ خواہ مخواہ، ہر ایک کا رشتہ دار بنا پھرتا ہے۔ عورت کی زبان سے ادا کر کے ایک خاص فطرت کے لوگوں کی عکاسی کی گئی ہے۔

۱۵۷۔ لگی ڈھوک مقدم موچی

اُردو ترجمہ : ویران اور بے آباد ڈھوک کا سردار بھی موچی ہی ہوتا ہے۔

وضاحت : موچی، جوتے بنانے والے کو کہتے ہیں۔ یہ گاؤں کی کمین ذات میں شمار ہوتا ہے۔ اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ گاؤں یا آباد ڈھوک میں تو سردار کوئی گاؤں کا بڑا ہی ہوتا ہے۔ لیکن اگر ڈھوک (چند گھروں پر مشتمل چھوٹی سی آبادی) ہی ویران ہو، غیر آباد ہو چکی ہو تو اس کا مقدم (سردار) بھی تو اِسی قسم کا ہی ہوگا یعنی کوئی کمین ہی۔ (مقدم۔ کسی زمانے میں نمبردار قسم کا آدمی ہوتا تھا جس کے پاس گاؤں کے باسیوں کی زمینوں کا حساب کتاب ہوتا تھا)۔

۱۵۸۔ لسّی تھُروے بلّی نی

اُردو ترجمہ : لسّی کسی بیوقوف کی ہی کم ہو سکتی ہے۔

وضاحت : یہ بڑی دلچسپ ضرب المثل ہے۔ بلّی دیہات میں، پوٹھوہاری زبان میں اُس عورت کو کہتے ہیں جو بے وقوف ہو، سگھڑ بھی نہ ہو، اور گھر چلانا جانتی ہی نہ ہو۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ لسّی، تو کسی بیوقوف

عورت کی ہی کم پڑسکتی ہے۔لسّی کم پڑنے کا بھی ایک خاص مطلب ہے گاؤں میں جن لوگوں نے گائیں بھینسیں رکھی ہوتی ہیں وہ اُن کا دودھ بلو کرلسّی بناتے ہیں۔جن کے ہاں لسّی نہیں ہوتی وہ لسّی والوں سے لے آتے ہیں۔مثل مشہور ہوگئی کہ عقلمند عورتیں لسّی میں اور پانی ڈال کرسب آنے والوں کو دے دیتی ہیں اس طرح لسّی سب کو مل جاتی ہے۔

۱۵۹۔ لکوں لتھی لوئی تے کے کرسی کوئی

اُردوترجمہ : کمر سے کپڑا(لوئی) اُتر جائے تو کوئی دوسرا کیا کرے گا۔

وضاحت : اس کا سیدھا سادا مطلب یہ نکلتا ہے کہ اگر آدمی بے شرم یا بے حیا ہو جائے تو اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔آدمی نے ستر ڈھانپنے کے لئے جو کپڑا پہنا یا باندھا (تہبند وغیرہ) ہوتا ہے اگر وہ خود ہی وہ کپڑا اُتار دے تو ظاہر ہے برہنہ ہو جائے گا اور اگر اس کو اپنے برہنہ ہونے کی فکر نہیں تو پھر کوئی کیا کرے گا۔ کپڑا کمر سے اُتر جانے کا مطلب آنکھ یا دل میں شرم وحیا کا معدوم ہو جانا ہے۔

۱۶۰۔ لسّے نی رَن تے جتڑیں کھنڑیں نی بھاوی

اُردوترجمہ : کمزور اور سادے آدمی کی بیوی ہر ایک کی بھابھی ہوتی ہے۔

وضاحت : یہ اُس فطرت کی عکاسی ہے کہ اگر آدمی خود سادہ ہو اس کو اپنے نفع ونقصان کی سمجھ بوجھ یا فکر نہ ہو تو اس کی بیوی کو ہر کوئی بھابھی ہی کہتا ہے۔اور بھابھی کہنے سے مراد یہ لی گئی ہے کہ ہرایرا غیرا اُس پر بُری نگاہ رکھنا چاہتا ہے۔دوسرے لفظوں میں یہ تنبیہہ ہے کہ آدمی کو سمجھ بوجھ سے کام لینا چاہئے اور ضرورت سے زیادہ سادہ بھی نہیں ہونا چاہئے۔

۱۶۱۔ لوک لوکاں نال تے بہرڑی کناں نال

اُردوترجمہ : لوگوں کا تعلق دوسرے لوگوں سے اور بغیر کانوں والی اپنے کانوں کی فکرمند۔

وضاحت : خودغرضی بھی عجیب خصلت ہے، کچھ آدمی ضرورت سے زیادہ ہی خودغرض ہوتے ہیں انہیں دوسروں کے کسی کام یا معاملے سے کوئی سروکار نہیں ہوتا ایسے ہی لوگوں کے لئے یہ ضرب المثل ہے۔ بس کا

مفہوم یہ ہے کہ لوگ دوسرے لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں اور جس عورت کے کان نہیں (بوڑی) اُسے اپنے کانوں کی فکر رہتی ہے۔ اُسے دوسروں کے معاملات سے کوئی دلچسپی نہیں۔

۱۶۲۔ لائی تے لائی، ہتھوں داتری وی گھڑائی

اُردو ترجمہ : مزدوری تو کرائی پر اپنے ہاں سے درانتی (گندم کاٹنے کا اوزار) بھی ضائع کیا۔

وضاحت : اس جملے میں لائی دو معنوں میں استعمال ہوا ہے پہلے لفظ لائی کا مطلب مزدوری ہے اور دوسرے ''لائی'' کا مطلب کرانا یا کام پر لگانا یا لگوانا ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ مزدوروں سے گندم کی فصل کاٹنے کے لئے مزدوری تو کرالی لیکن ساتھ ہی داتری (درانتی جو فصل کاٹنے کے کام آتی ہے) کا بھی نقصان کیا۔ یعنی ایک کام ہو جائے اور ساتھ ہی دوسرا کوئی نقصان بھی ہو تو ایسے موقع پر بولتے ہیں۔

۱۶۳۔ لڑائی مجھاں نی تے نقصان فصلاں ناں

اُردو ترجمہ : لڑائی بھینسوں کی اور نقصان فصلوں کا۔

وضاحت : یہ بڑی دلچسپ ضرب المثل ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ لڑائی کوئی اور کرے اور نقصان کسی اور کا ہو جائے۔ بھینسیں اگر فصل کے کھیت میں لڑائی کریں گی تو لامحالہ فصل کا نقصان ہوگا لیکن اس لڑائی میں فصلوں کا تو کوئی قصور نہیں۔ قصور تو بھینسوں کا ہے۔

۱۶۴۔ لیس لسوڑے نی تے آکڑ چوہڑے نی

اُردو ترجمہ : لسوڑے کی لیس اور خاکروب کی اکڑ برابر ہیں۔

وضاحت : ایک بات ہر جگہ مشہور ہے کہ خاکروب (صفائی کرنے والا) کی اکڑ بہت زیادہ ہوتی ہے اور اکڑ سے مراد اس کا غرور لی جاتی ہے۔ اسی طرح لسوڑے (ایک درخت) کی لیس بڑی مشہور ہے۔ تو یہ ایک مثل بن گئی کہ جس طرح لسوڑے میں لیس کی اپنی ایک اکڑ ہے بالکل اسی طرح خاکروب (چوہڑا۔ پنجابی پوٹھوہاری میں خاکروب کو کہا جاتا ہے) کے مزاج میں بھی بڑی اکڑ اور غرور رہتا ہے۔ لیس کے خشک ہونے سے پیدا ہونے والی سختی (اکڑ) کو خاکروب کے مزاج سے تشبیہہ دی گئی ہے۔

م

۱۶۵۔ موئی تاں جے ساہ ئیں آیا

<u>اُردو ترجمہ</u> : مری اس لئے کہ سانس نہیں آئی۔

<u>وضاحت</u> : سانس، زندگی کی علامت ہے، کسی بھی ذی روح کی اگر سانس رُک جائے تو وہ زندہ نہیں رہ سکتا اس بات کو مزاحیہ انداز میں ضرب المثل کی شکل دے دی گئی ہے کہ مری (عورت یا کسی بھی مؤنث چیز کے لئے) اس لئے ہے کہ سانس نہیں آ سکی ظاہر ہے اگر سانس آتی تو مرتی کیسے۔

۱۶۶۔ ملیارے نی دوستی پلیاروں باہر

<u>اُردو ترجمہ</u> : ملیار (سبزیاں اُگانے والے) کی دوستی، صرف اُس کے کھیت سے باہر باہر ہی ہوتی ہے۔

<u>وضاحت</u> : ملیار۔ پوٹھوہاری زبان میں سبزیاں اُگانے والے کو کہتے ہیں اس ضرب المثل میں سبزیاں اُگانے والے کی خودغرضی کو واضح کیا گیا ہے کہ وہ اپنے کھیت کی حد کے باہر ہی دوستی رکھتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی دوست کھیت کے اندر آ جائے گا تو اُسے دوستی کا پاس کرتے ہوئے سبزیاں اُسے تحفے کے طور پر دینا پڑیں گی اور وہ یہ نہیں چاہتا اس لئے وہ اپنے کھیت کے باہر تک ہی سلام دعا رکھتا ہے (پلیار۔ کھیت کے آس پاس کانٹوں کی باڑ کو کہتے ہیں جو جانوروں وغیرہ کو اندر آنے سے روکنے کے لئے بنائی جاتی ہے)۔

۱۶۷۔ مجھیں، مجھیں نیاں بھیڑاں ہونڑیاں

<u>اُردو ترجمہ</u> : بھینسیں، بھینسوں کی بہنیں ہوتی ہیں۔

<u>وضاحت</u> : بڑے سادہ الفاظ میں ہر جنس کے دوسری اپنی طرح کی جنس کے تعلق کو ظاہر کیا گیا ہے یعنی بھینسیں، بھینسوں کی بہنیں ہوتی ہیں۔ مطلب یہ کہ ہر آدمی اپنی طرح کے آدمی سے تعلق رکھنا پسند کرتا ہے اور دوسروں سے تعلق کم ہی رکھتا ہے۔ اس مضمون کا فارسی میں بھی ایک شعر ہے:

کند هم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

۱۶۸۔ ماؤ نالوں دھی سیانڑیں، ردھے پکے باہے پانڑیں

اُردو ترجمہ : ماں سے اُس کی بیٹی زیادہ سمجھدار، جو پکے پکائے میں پانی ڈالے۔

وضاحت : پوٹھوہاری زبان میں ہی ایک ضرب المثل ہے کہ دیوار، بنیاد کے مطابق ہی بنتی ہے۔
اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ ماں سے اس کی بیٹی زیادہ سمجھدار ہوتی ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ماں نے کھانا پکایا جب تیار ہو گیا تو بیٹی نے اپنا حصہ ڈالنے کے لئے اُس میں پانی ڈال دیا یعنی یہ ظاہر کیا کہ اُس نے بھی یہ ہانڈی پکانے میں اپنے حصے کا کام کیا ہے اور بیٹی کے اس عمل کو سمجھداری کہا گیا ہے کہ بیٹی ماں سے بھی زیادہ عقلمند ہے۔

۱۶۹۔ من پکے بھانویں ناڑیں، جمائیاں کنک کھانڑیں

اُردو ترجمہ : غلہ پکے نہ پکے داماد وں نے تو گندم کی روٹی کھانی ہے۔

وضاحت : یہ داماد کے رشتے کی نازک صورتِ حال کو واضح کرتی ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو بھی ہو داماد گھر آئے تو اس کی خاطر مدارات کرنا ہی پڑتی ہے۔ گھر میں کھانے کو کچھ ہو نہ ہو، گندم کا آٹا موجود ہو نہ ہو گھر آئے داماد کو تو گندم کی روٹی ہی دینا پڑتی ہے۔ یہ اُس زمانے کی بنائی ضرب المثل ہے جب غربت زیادہ ہوتی تھی اور غربت کے سبب بعض لوگوں کو گندم کی روٹی میسر نہیں ہو سکتی تھی، لوگوں کو مکئی، باجرے یا مسور وغیرہ کی روٹی کھانا پڑتی تھی اور جس کو گندم کی روٹی نصیب ہوتی تھی اُسے مالدار تصور کیا جاتا تھا۔ اس ضرب المثل میں داماد کی خدمت خاطر کے ذریعے، اس کے ساتھ رشتے کی مضبوطی کو ظاہر کیا گیا ہے۔

۱۷۰۔ مونڈھے اپر کھیسی تے ڈھول پردیسی

اُردو ترجمہ : کھیس کندھے پر رکھ کر ہم چلے پردیس

وضاحت : پوٹھوہار میں عام طور پر، پرانے وقتوں میں رواج تھا کہ لوگ کہیں جاتے ہوئے چادر یا

کھیس کندھے پر رکھ لیتے تھے۔ گرمی میں اسی کو سر پر رکھ لیا جاتا تھا تاکہ گرمی اور دھوپ سے بچا جا سکے۔

ایک اور موقع بھی ہے جب چادر یا کھیس کندھے پر ڈال کر گھر سے چلے جایا کرتے تھے اور وہ تھا ملازمت کے سلسلے میں کہیں دور جانا۔ اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ ہم تو چلے پردیس کندھے پر چادر کھیس ڈال کر۔ یعنی ہم تو جانے کو تیار بیٹھے ہیں۔

۱۷۱۔ مُچھ نئیں تے کُجھ نئیں

<u>اُردو ترجمہ</u> : مونچھ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

<u>وضاحت</u> : مونچھ کو پوٹھوہار میں، مردانہ جاہ و جلال کی علامت سمجھا جاتا ہے اور اکثر لوگ مونچھیں بڑی بڑی رکھنا پسند کرتے ہیں اسی لئے یہ ضرب المثل مشہور ہوگئی کہ مرد کی مونچھ نہیں تو کچھ نہیں۔ یعنی مونچھ مردانہ وقار کی نشانی ہے اور جو مونچھ نہیں رکھتا اُسے عورتوں جیسا تصور کیا جاتا ہے۔

۱۷۲۔ مانواں دھیاں نیاں گُجھیاں، گلاں کسے نہ بُجھیاں

<u>اُردو ترجمہ</u> : ماؤں بیٹیوں کی دل کی باتیں، کسی دوسرے نے نہ سُنیں۔

<u>وضاحت</u> : عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ ماں بیٹی آپس میں ایک دوسرے کی راز دار ہوتی ہیں۔ اس ضرب المثل میں ماں بیٹوں کی آپس کی راز دارانہ باتوں کا تذکرہ ہے کہ ماں بیٹیاں آپس میں جو دل کی باتیں کرتی ہیں وہ کوئی دوسرا نہیں سن سکتا۔ وہ اس طرح ایک دوسرے کا راز رکھتی ہیں کہ کسی تیسرے کو کانوں کان خبر نہ ہو۔

۱۷۳۔ مطلب ہویا پورا تے کھوتی سٹیا کھورا

<u>اُردو ترجمہ</u> : مطلب پورا ہو جائے تو کوئی دوست نہیں رہتا۔

<u>وضاحت</u> : سارے مطلب کے یار ہوتے ہیں۔ یہ بات زمانے بھر میں مشہور ہے اور ہر شخص یہ جانتا ہے کہ لوگ صرف مطلب کے ہوتے ہیں جب کسی کے ساتھ مطلب یا ضرورت ہو تو گدھے کو بھی باپ بنانے سے نہیں چُوکتے لیکن مطلب پورا ہو جانے کے بعد ایسا منہ پھیر لیتے ہیں کہ سلام تک نہیں دیتے۔ ''کھوتی

ستھیا بُھورا'' سے مراد یہ ہے کہ جب مطلب پورا ہو جائے تو گدھی بھی اپنے اوپر رکھا گیا سامان اُتار دیتی ہے۔ یہ محاوراً استعمال کیا گیا ہے۔ اصل بات صرف مطلب پورا ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ لوگ صرف مطلب کے یار ہوتے ہیں۔

وضاحت : جو لوگوں میں بیٹھ کر اپنے اور اپنے خاندان کے بارے میں زیادہ ٹھینگیاں بگھارتا پھرے اور گھر میں اس کی کوئی قدر یا عزت ہی نہ ہو تو اس موقع پر بولتے ہیں کہ اس کا کہا ہے یہ بس ٹھینگیاں ہی مارتا ہے اس کا گھر میں حال یہ ہے کہ اس کو تو کھانا کھاتے وقت ماں دوسری دفعہ دال (مراد کوئی سالن ہے) بھی نہیں دیتی۔ یہ باہر لوگوں میں ہی اپنی بڑائیاں بیان کرتا پھرتا ہے۔

۱۷۷۔ **مانواں دھیاں سِر اِرِدھا، مِٹھا بِھمڑ وں مِٹھا**

اُردو ترجمہ : ماؤں بیٹیوں نے سرے کا گوشت پکایا جو بڑا میٹھا ہے۔

وضاحت : یہ ضرب المثل اُس خودستائی کی طرف اشارہ کرتی ہے جو ہمارے معاشرے میں ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ اس میں خودستائی یہ ہے کہ ماں بیٹیوں نے سِرا (سر کا گوشت) مل کر پکایا جو بہت ہی لذیذ (میٹھا سے مراد۔۔۔لذیذ ہے) تھا۔ یعنی ماں اور بیٹیاں اپنی تعریف کر رہی ہیں۔

۱۷۸۔ **مُلاں نی دوڑ مسیتی تکر**

اُردو ترجمہ : مولوی کی دوڑ مسجد تک

وضاحت : ملاں اُس مولوی کو کہتے ہیں جو مسجد میں امامت کراتا ہے۔ اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ محدود سوچ رکھنے والے کی رسائی بھی بہت ہی کم ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں مولوی بچارے کی منزل مسجد تک ہی ہے وہ اس سے آگے کہاں جائے۔ اس کی دوڑ مسجد تک ہی رہتی ہے۔

۱۷۹۔ **مُولے نالوں لاہ پیارا**

اُردو ترجمہ : قیمت سے منافع زیادہ پیارا ہوتا ہے۔

وضاحت : یہ ضرب المثل اس موقع پر بولی جاتی ہے جب یہ ظاہر کرنا ہو کہ اصل چیز کی قیمت تو کم ہے لیکن اس کے اوپر ہونے والے اخراجات زیادہ ہو گئے ہیں۔ مُول پوٹھوہاری میں اصل زر یا اصل قیمت کو اور ''لاہ'' منافع کو کہتے ہیں۔ یعنی اصل قیمت کم اور اس پر منافع زیادہ ملے تو اُس منافع کی قدر زیادہ ہوتی ہے یہ وسیع تر معنوں میں اُس موقع پر بولتے ہیں جب کسی چیز کی قیمت سے اس کے اوپر خرچ کی جانے والی یا ملنے

والی رقم زیادہ ہو۔

۱۸۰۔ میرا وی ناں لیو

اُردو ترجمہ : میرا بھی نام لو۔

وضاحت : عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ہر کام میں ازخود شامل ہونے کو ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ ان سے مطلب ہو نہ ہو وہ ہر کام میں مداخلت ضرور کرتے ہیں ایسے موقعے پر بولتے ہیں کہ فلاں کا تو حال یہ ہے کہ میرا بھی اس کام میں نام لو یعنی حاضری ضرور ڈالو۔ ان لوگوں کا کام ہی جا و بے جا مداخلت ہوتا ہے۔ اس کام میں ان کا فائدہ ہو نہ ہو۔

۱۸۱۔ ماپیو پیکا تے بھیناں بھراہٹیاں ناں بپار

اُردو ترجمہ : میکا ماں باپ کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ بہن بھائی تو دکانداری کی مانند ہوتے ہیں۔

وضاحت : انسانی رشتوں سے متعلق اس سے اچھی بات شاید ہی سارے پوٹھوہار میں اس انداز میں کی گئی ہو۔ اس ضرب المثل سے ماں اور باپ اور پھر بہن بھائیوں کے رشتے کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے یعنی لڑکی جب شادی شدہ ہو کر لڑکے کے گھر چلی جاتی ہے تو پھر اُس وقت تک تو والدین کے گھر اس کی قدر و منزلت ہوتی ہے جب تک اس کے ماں اور باپ زندہ ہوتے ہیں وہ والدین کے گھر کو حقیقی معنوں میں اپنا میکا سمجھتی ہے، لیکن ماں اور باپ کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد میکا، پھر وہ میکا نہیں رہتا اور اس کے بہن بھائیوں کا رویہ پرائیوں جیسا ہو جاتا ہے۔ اس پرائے رویے کو بیوپار یا دکانداری سے تشبیہ دینا بہت ہی خوبصورت ہے، یعنی جب تک لڑکی کے والدین زندہ ہیں وہ اس کا میکہ ہے لیکن ان کے فوت ہو جانے کے بعد بہن اور بھائی محض رسمی رشتے کو نبھاتے ہیں والدین کی زندگی میں اس کی قدر اور ان کے بعد اس کی بے قدری اتنے خوبصورت الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ جس کا جواب نہیں۔

۱۸۲۔ منگ پرایا بھلا جے آپڑاں وی ہوئی

اُردو ترجمہ : دوسروں کا بھلا چاہو تا کہ تمہارا اپنا بھلا بھی ہو۔

وضاحت : بڑے عام فہم انداز میں یہ بات نصیحت کے طور پر بیان کی گئی ہے کہ "کر بھلا ہو بھلا" یعنی کسی کے ساتھ کسی بھی کام میں خواہ وہ دینی ہو یا دنیاوی۔ اگر آپ بھلائی کریں گے تو آپ کے ساتھ بھی بھلائی کی جائے گی اور یہ کوئی ارادی طور پر نہیں ہوتا۔ یہ انسانی زندگی کا خاصا ہے کہ اگر آپ کسی کے ساتھ بھلائی کریں گے تو کسی نہ کسی طرح سے آپ کے ساتھ بھی بھلائی کا کام ہو جائے گا اور یہ بھی ضروری نہیں کہ بھلائی کا یہ کام وہی آپ کے ساتھ کرے جس کے ساتھ آپ نے کوئی اچھا کام کیا ہو۔ بھلائی کا بدلہ بھلائی اور شر کا بدلہ شر کی صورت میں ہی ملتا ہے۔

☆☆☆

ن

۱۸۳۔ نہ پوہ سیں نہ مانہہ سیں، جاں مینہ تاں سیں

اُردو ترجمہ : نہ پوہ کے مہینے میں سردی ہوتی ہے اور نہ ماگھ کے مہینے میں، بلکہ جب بارش ہو تب سردی ہوتی ہے۔

وضاحت : سردیوں میں پوہ اور ماگھ کے دو ماہ (دسمبر اور جنوری) ایسے ہیں جب یہاں سردی بہت پڑتی ہے۔ بارشیں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن اس ضرب المثل میں یہ نئی بات کی گئی ہے کہ اصلی سردی نہ پوہ یعنی دسمبر میں ہوتی ہے نہ ماگھ (جنوری) میں بلکہ تجربہ یہ کہتا ہے کہ سردی اُسی وقت ہوتی ہے جب بارشیں ہوں۔ دوسرے لفظوں میں سردی کا زیادہ تعلق سرما کے مہینوں سے نہیں بلکہ بارشوں سے ہوتا ہے۔

۱۸۴۔ نہ لیغڑ نہ دیغڑ میں مہرا جے نی بھینڑ۔

اُردو ترجمہ : نہ لین نہ دین میں دُولہے کی ہمشیرہ۔

وضاحت : یہ اُس آدمی کے لئے بولا جاتا ہے جو بلاوجہ، ہر بات میں دخل اندازی کرتا ہے۔ خواہ اس کا اُس کام سے مطلب ہو نہ ہو۔ یہ بعض آدمیوں کی فطرت کا حصہ ہوتا ہے کہ وہ بات بے بات، ہر جگہ اپنی حاضری ضرور لگوانے پہنچ جاتے ہیں اور ساتھ ہی خیر خواہی بھی جتاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ نہ لینا نہ دینا میں دولہے کی ہمشیرہ ہوں۔ دولہے کی ہمشیرہ سے مراد یہ کہ میں تو آپ کی رشتہ دار ہوں۔ خواہ لین دین ہو نہ ہو۔

۱۸۵۔ نکوں چوئی تے جات پئی

اُردو ترجمہ : ناک سے نکلے اور منہ میں آئے۔

وضاحت : ناک کا گند منہ میں پڑنے کا مطلب، اس ضرب المثل سے یہ ہے کہ ایک مصیبت سے نکلے تو آگے دوسری مصیبت موجود۔ جات منہ کو پوٹھوہاری زبان میں بولتے ہیں۔ ایک طرف سے مصیبت اور پریشانی ختم ہو اور دوسری کسی اور طرف سے نازل ہو جائے۔ گویا پریشانیاں ختم ہونے کو نہیں آتیں۔

۱۸۶۔ نَسّی نَسّی فِر اُتے کسّی

اُردو ترجمہ : بھاگ بھاگ کر پھر وہیں پہنچے جہاں سے چلے تھے۔

وضاحت : یہ اُس موقع پر بولا جاتا ہے جب یہ بتانا مقصود ہو کہ باوجود پوری کوشش اور جدوجہد کے کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ کسّی پانی کے نالے کو کہتے ہیں۔ یعنی نالے کے آرپار بھاگ بھاگ کر جب کسی جگہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ منزل تو ابھی آئی نہیں۔ گویا:

ے یہ تو وہی جگہ ہے گزرے تھے ہم جہاں سے

۱۸۷۔ نور پیر نے ویلے مُتھے نہ لغ

اُردو ترجمہ : صبح سویرے میرے سامنے نہ آؤ تو بہتر ہے۔

وضاحت : ایک عام کہاوت ہے کہ جو کام صبح سویرے کیا جائے اس میں برکت ہوتی ہے کیونکہ صبح کا وقت ایسا ہے جسے نور پیر ناں ویلا کہا گیا ہے۔ یعنی بابرکت وقت۔

۱۸۹۔ نہ منہ نہ متھا دِھن پہاڑوں لتھا

اُردو ترجمہ : نہ شکل نہ صورت، ایسے لگتا ہے کہ دِھن پہاڑ سے اُتر آیا ہے۔

وضاحت : یہ اُس آدمی کے لئے بولا جاتا ہے جو شکل وصورت میں خاصا واجبی ہو۔ کہتے ہیں کہ شکل سے ایسے لگتا ہے کہ کوئی دِھن پہاڑوں سے اُتر آیا ہو۔ بدصورت آدمی کے لئے بولتے ہیں۔

۱۹۰۔ نہ منہ نہ ناساں، میں وی جہلم جاساں

اُردو ترجمہ : نہ شکل صورت اور جہلم جانے کو تیار۔

وضاحت : یہ بھی تقریباً اُس مفہوم کی ضرب المثل ہے جو اس سے پہلے (والے صفحے میں) بیان کی گئی ہے۔ یعنی اس آدمی کا نہ منہ متھا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے وی جہلم جانا ہے۔ جہلم جانا محاورے کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی واجبی شکل وصورت کا آدمی کہے کہ میں نے بھی آپ کے ساتھ جانا ہے تو اس موقعے پر کہتے ہیں کہ پہلے اپنی شکل تو دیکھو۔ جہلم جانے کی خواہش کرنے والے یعنی ہمارے ساتھ جانے والے۔

۱۹۱۔ نکی جیہی ڈولی پشور جا کے بولی (تار)

اُردو ترجمہ : چھوٹی سی ڈولی، اور پشاور جا کر بولی۔

وضاحت : یہ ایک پہیلی ہے۔ جس کا مطلب ہے بظاہر ایک چھوٹی سی چیز ہے۔ جو چشم زدن میں یہاں سے پشاور پہنچ جاتی ہے۔ یہ تار (ٹیلی گرام) کو کہتے ہیں۔ یہ اُس زمانے کی بات ہے جب لوگ کوئی اطلاع جلدی پہنچانے کے لئے ڈاک خانے کے ذریعے تار بھجواتے تھے۔ جو ایک یا زیادہ سے زیادہ دوسرے دن پہنچ جاتی تھی اور جس کو اطلاع کرنا مقصود ہوتا اُسے اطلاع مل جاتی تھی یہ پیغام رسانی کا آسان اور جلدی کا ذریعہ ہوتا تھا۔ یہ ضرب المثل اس پہیلی کا مفہوم بیان کرتی ہے۔

۱۹۲۔ ناں ہاسا تے بھنّے پاسہ

اُردو ترجمہ : نام ہنسی مذاق پر کام سخت لوگوں والے۔

وضاحت : جو آدمی بظاہر کچھ اور نظر آتا ہو اور اندر سے کچھ اور ہو اس سے متعلق بولتے ہیں کہ اس کا تو یہ حساب ہے، کہ نام اس کا ہاسا (ہنسی مذاق والا) رکھا ہوا ہے مگر کام اس کے یہ ہیں کہ جسے مارنے پر ہر وقت تیار رہتا ہے۔ مار کر آدمی کے ہاتھ پاؤں توڑ دینے والی فطرت کا آدمی ہے۔ نام ایسا نرم ہے کہ جیسے ہر بات پہ ہنسی مذاق ہی کرتا ہے اور اس کو سختی کرنا تو آتا ہی نہیں۔

۱۹۳۔ نالے چوپڑیاں تے نالے دودو

اُردو ترجمہ : چوپڑیاں بھی اور دو دو بھی۔

وضاحت : یہ اُس لالچی آدمی کے لئے بولتے ہیں جو ہر وقت اس ٹوہ میں لگا رہے کہ چیز اچھی بھی ہو اور زیادہ بھی ملے۔ سوکھی روٹی کے مقابلے میں گھی مکھن سے چوپڑی روٹیاں زیادہ اچھی ہوتی ہیں۔ اور اگر ایسی چوپڑی روٹیاں کی زیادہ کی خواہش کرے تو پھر اُس کے لالچی ہونے میں کوئی کسر نہیں۔

۱۹۴۔ نالے منگتا تے نالے نگاری

دیکھو۔۔۔ ''ہک منگتا تے دُوآ نگاری''

۱۹۵۔ نیت دَل مراد

اُردو ترجمہ : نیت کے مطابق مُراد ملتی ہے۔

وضاحت : یہ اُس حدیث مبارک کا ہی لفظی ترجمہ سمجھنا چاہئے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے'' مطلب یہ ہے کہ جس طرح کی نیت ہوگی اُسی طرح کی مُراد حاصل ہوگی یعنی آپ جس نیت سے کوئی کام کریں گے اُسی کے مطابق آپ کو اس کام کا پھل ملے گا۔

☆☆☆

و

۱۹۶۔ ویلے نی نماز تے کویلے نیاں ٹکراں

اُردو ترجمہ : وقت کی نماز اور بے وقت کی ٹکریں۔

وضاحت : سمجھ لیں یہ پوٹھوہاری زبان میں اُس آیت کا مفہوم ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز مقررہ وقت پر مومنوں پر فرض کردی گئی ہے۔

اس ضرب المثل کا مطلب بھی تقریباً یہی ہے کہ نماز تو اپنے وقت پر ہی ہوتی ہے اور اگر بے وقت پڑھی جائے تو وہ نماز نہ ہوئی گویا ٹکریں مارنا ہی پلے رہا۔ یعنی اُس نماز کا فائدہ کوئی نہیں جو بے وقت پڑھی جائے۔ وسیع تر مطلب میں یہ بھی مراد لی جاتی ہے کہ ہر کام اپنے وقت پر ہی کرنے سے فائدہ حاصل ہوتا ہے اور وقت گزر جائے تو پھر نقصان ہی ہوتا ہے۔ فائدے والی بات نہیں رہتی۔

۱۹۷۔ وَسّے چیتر، نہ گھر مِٹّے نہ کھیتر

اُردو ترجمہ : چیت (مارچ) کے مہینے میں بارشیں ہو جائیں تو غلّہ کھیت میں بھی اور گھر میں بھی نہیں مٹتا۔

وضاحت : کہتے ہیں کہ اگر چیتر (مارچ) کے مہینے میں بارشیں ہو جائیں تو کاشتکاروں کو فائدہ ہی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور اس کی فصل اتنی پیداوار دیتی ہے کہ اس کے گھر اور کھلیان دونوں غلے سے بھر جاتے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں وقت پر ہونے والی بارشیں فصلوں کے لئے بہت فائدہ مند ہوتی ہیں اور کسان خوشحال ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

ہ

۱۹۸۔ ہِک نہ تے سو سُکھ

اُردو ترجمہ : ایک دفعہ نہ کرنے سے سو سُکھ ملتے ہیں۔

وضاحت : یہ ایک مزاحیہ قِسم کی ضرب المثل ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی اگر کسی بھی کام کے نہ کرنے کا ارادہ کر لے اور ہر کام میں نہ ہی کی رَٹ لگائے۔ اس کو جو کام کہا جائے وہ اس کو نہ کرے۔ تو بڑے آرام میں رہتا ہے یعنی ایک نہ کر دینے میں سو سُکھ ہیں۔

یہ ایک قِسم کی طنز بھی ہے اُن لوگوں پر جنہوں نے کوئی بھی کام نہ کرنے کی گویا قسم کھا رکھی ہوتی ہے۔ اُن کے لئے طنزاً کہا جاتا ہے کہ ایک نہ کر دینے سے بڑے فائدے ہیں کچھ کرنا ہی نہیں پڑتا۔

۱۹۹۔ ہولا لد سویلے آ

اُردو ترجمہ : ہلکا بوجھ لادو اور جلدی آ جاؤ۔

وضاحت : بڑے معنی خیز انداز میں چند لفظوں میں بیان کی گئی اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ ہلکا بوجھ لادا جائے تو سفر آسانی سے کٹ جاتا ہے اور جلدی بھی۔ یعنی اگر آپ ہر کام کو آسانی سے کرنے کی عادت ڈال لیں تو کام جلدی بھی ہو جاتا ہے اور اس کے انجام دینے میں کوئی پریشانی بھی نہیں ہوتی۔ یہ ایک نصیحت آموز جملہ ہے جو ضرب المثل کی صورت میں بولا جاتا ہے۔

۲۰۰۔ ہاتھی لنگھی گیا پُوچھل رہی گئی

اُردو ترجمہ : ہاتھی نکل گیا دُم ہاتی ہے۔

وضاحت : یہ بھی ایک مختصر سا جملہ ہے لیکن اپنے اندر بڑے معنی رکھتا ہے یعنی سارا کام تقریباً ہو گیا اب آخری دو چار لمحوں کا کام رہ گیا ہے۔

ہاتھی اور اس کی دم دونوں محاورۃً استعمال ہوئے ہیں چونکہ ہاتھی بہت بڑی چیز ہے اور اُس کی دُم چھوٹی سی ہوتی ہے اس لئے کہا گیا ہے کہ ہاتھی جتنا کام ہو گیا ہے بس اُس کی دُم جتنا باقی ہے۔

۲۰۱۔ ہتھ پرانے کھوسڑے بسنتا ہوری آئے

اُردو ترجمہ : بسنتا صاحب ہاتھوں میں پرانے جُوتے لے کر آ گئے۔

وضاحت : بسنتا (Basanta) پوٹھوہار میں ایک ایسے کردار کا نام ہے جو کچھ کرتا تو ہے نہیں، بے کار گھومتا رہتا ہے۔ اس ضرب المثل کا مفہوم یہ ہے کہ بے کار آدمی پرانے جوتے ہاتھوں میں لئے آ گیا ہے اب اس کو کچھ نہ کچھ دینا پڑے گا۔ کھوسڑے، پوٹھوہاری میں پرانے جوتوں اور کپڑوں لتّوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۲۰۲۔ ہک منگنا تے دُو آ ٹنگاری

اُردو ترجمہ : ایک مانگے اور دوسرا نخرے بھی دکھائے۔

وضاحت : بڑی دلچسپ ضرب المثل ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک تو بندہ دوسروں سے مانگے اور پھر مانگنے میں بھی نخرے دکھائے۔ ٹنگار۔ نخرے اور اپنی خودستائی کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ٹنگاری جس میں ناز نخرہ ہو۔ مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی کو کسی سے کچھ مانگنا ہی ہے تو اُسے عاجزی اختیار کر کے مانگنا چاہیے۔

۲۰۳۔ ہوچڑے تے اللہ گوچڑے

اُردو ترجمہ : جن کا کوئی نہ ہو ان کا اللہ ہی حافظ ہوتا ہے۔

وضاحت : کہتے ہیں جس کا کوئی نہیں ہوتا اس کا خدا ہوتا ہے یہ عام مثل مشہور ہے لیکن اللہ تعالیٰ تو سب کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس ضرب المثل کا مطلب یہ ہے کہ جو بیچارے بے سہارا ہوں جن کو پوچھنے اور پرورش کرنے والا کوئی نہ ہو اُن کو بھی اللہ کے سہارے کی تلاش ضرور ہونی چاہئے اور اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے کیونکہ ساری کائنات کا اصل محافظ تو اُسی کی ذات ہے۔ ہوچڑے پوٹھوہاری میں یتیم، غریب، نادار اور مسکین

کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۰۴۔ ہاٹھ چڑھی آ ٹلیوں، بنّھا کھول نہ کلیوں

اُردو ترجمہ : گھٹا ٹِلے (جہلم کے پاس ایک پہاڑی کا نام) کی جانب سے اُٹھی ہے، مویشیوں کو بندھا رہنے دو۔

وضاحت : ٹلہ جوگیاں ضلع جہلم میں ایک معروف جگہ کا نام ہے۔ قیامِ پاکستان سے پہلے سے وہاں پر موجود چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے دامن میں فوجی اپنی مشقیں کیا کرتے ہیں وہاں خاص طور پر رائفل چلانے کے مقابلے ہوتے ہیں اور اُن پر پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ اس ضرب المثل کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی اپنے بیٹے یا کسی عزیز سے کہہ رہا ہے کہ ٹِلے کی جانب سے گھٹا اُٹھی ہے تو تم مویشیوں کو بندھا ہی رہنے دو۔ کوئی خطرے کی بات نہیں۔ یعنی زیادہ بارش نہیں ہوگی۔ ہاٹھ پوٹھوہاری زبان میں گھٹا کو اور بنّھا گائے کے بچھڑے کو کہتے ہیں۔

۲۰۵۔ ہوراں کی ہوری نال انھے کی ڈنگوری نال

اُردو ترجمہ : باقیوں کو باقیوں کی لیکن اندھے کو اپنی لاٹھی کی فکر۔

وضاحت : بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر کام میں خود غرضی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور دوسروں کی کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس موقعے پر بولتے ہیں کہ اس کو دیکھو باقی لوگوں کو اپنے علاوہ باقیوں کا خیال بھی ہے جبکہ یہ خود اپنی لگن میں مگن ہے۔ اندھے کو سب سے زیادہ سہارا اپنی لاٹھی کا ہوتا ہے جس سے وہ چل سکتا ہے۔ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کو تو اپنی ہی چیزوں سے یا اپنے ہی امور سے دلچسپی ہے۔ دوسروں کی اس کو کوئی پرواہ نہیں۔

۲۰۶۔ ہاڑ وگ گئے تے کُتے بھکھے رہے

اُردو ترجمہ : سیلاب گزر گیا پر کُتے بھوکے ہی رہے۔

وضاحت : یہ ضرب المثل اس موقع پر استعمال کرتے ہیں جب ایسی صورتِ حال پیدا ہو کہ لوگوں کو

فائدہ دینے والی چیز موجود ہو۔ کچھ لوگ اس سے فائدہ بھی اٹھالیں لیکن کچھ کواس سے کوئی فائدہ نہ پہنچے۔ سادہ سی زبان میں یہ کہا گیا ہے کہ سیلاب گزر گئے یعنی سیلاب سے جہاں نقصان ہوتا ہے وہاں یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ پانی کی ضرورت پوری ہوجاتی ہے اور سیلاب کے جتنے پانی سے اگر ضروریات پوری ہوجائیں بہت سے لوگوں کی اور کوئی اس کے پانی سے فائدہ نہ اٹھاسکے اور پھر بھی پیاسا ہی رہے تو یہ بدقسمتی ہوئی۔ بھوکا ہونے سے مراد پیاسا رہنا ہے۔

۲۰۷۔ ہلے ناں کہہ باہنڑاے۔ پچھے پچھے جانڑاے۔ اوکھا پیہنڑ پکانڑاے

اُردو ترجمہ : ہل چلانا کیا مشکل ہے، پیچھے پیچھے چلنا ہی پڑتا ہے۔ مشکل تو دانے پیس کر روٹی پکانا ہے۔

وضاحت : یہ بڑی دلچسپ ضرب المثل ہے ایک طرح سے میاں بیوی کے درمیان مکالمہ ہے بلکہ بیوی کی جانب سے میاں کو ایک طرح سے طعنہ ہے۔ بیوی میاں سے کہتی ہے کہ تم جو ہل چلاتے ہو یہ بھی کوئی کام ہے بس ہل کے پیچھے پیچھے چلنا ہی تو ہے۔ اس میں کوئی مشکل تو ہے نہیں یعنی تمہارا ہل چلانے کا کام بالکل مشکل نہیں مشکل کام تو میں کرتی ہوں، صبح سویرے اٹھتی ہوں اور سارے گھر کے افراد کے لئے پہلے دانے چکی پر پیستی ہوں اور پھر سارے گھر کو پکا کر کھلاتی ہوں۔ کام تو میرا مشکل ہے۔

اگر دیکھا جائے تو کام دونوں کے ہی مشکل ہیں لیکن ہر کوئی دوسرے کے کام کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا اور اپنے کام کو زیادہ سراہتا بھی ہے اور مشکل بھی قرار دیتا ہے۔ یہ آدمی کے لئے لالچی یا خود پسند ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یعنی اپنے آپ کی دوسرے لفظوں میں، تعریف کرنا اور دوسرے کے کام کو اہمیت نہ دینا۔

۲۰۸۔ ہلوں چُھٹی تے موہر پٹ

اُردو ترجمہ : ہل چلانے سے فرصت ملی تو مسور کی فصل کاٹ۔

وضاحت : آدمی صبح سے شام تک اور دن رات کام میں ہی مصروف رہتا ہے۔ اس ضرب المثل کا مطلب بھی کچھ اسی طرح ہے کہ ہل چلانے سے ابھی فرصت نہیں ملتی کہ کوئی دوسری فصل بونے یا کاٹنے کا وقت ہوجاتا ہے۔ کاشتکاری میں ہل سے کاشت کرنے سے لے کر فصل کاٹنے تک تمام مراحل طے کرنے پڑتے ہیں

یعنی آرام کسی لمحے میسر نہیں ایک کام ختم ہوا تو دوسرا شروع۔ موہر پوٹھوہاری میں ''مسوڑ'' کی فصل کو کہا جاتا ہے۔

۲۰۹۔ ہزارہ تے مشکل گزارا

أردو ترجمہ : ہزارے والوں کے ساتھ گزارا مشکل ہے۔

وضاحت : پوٹھوہار کے خطے میں ہزارہ کے علاقے کے بڑے محاورے مشہور ہیں۔ اس کی وجہ کچھ بھی ہو لیکن یہ اپنے اندر ایک خاص مفہوم رکھتے ہیں۔ اس ضرب المثل کا مطلب یہ ہے کہ ہزارے کے لوگوں کے ساتھ گزارا مشکل ہے یعنی ان کا مزاج ہی باقی لوگوں سے جدا ہے یہ مزاج میں اپنی ہی خصوصیت کے مالک ہیں۔

۲۱۰۔ ہزارے نی ماں وی ماڑی

أردو ترجمہ : ہزارے کی تو ماں بھی اچھی نہیں ہوتی۔

وضاحت : یہ تو اس سے پہلے بیان کی گئی ضرب المثل سے بھی زیادہ سخت مفہوم رکھتی ہے۔ یہ کہنا کہ ہزارے سے تعلق رکھنے والی تو ماں بھی اچھی نہیں ہوتی شاید عورت کے اُس مخصوص مزاج کی طرف اشارہ کرتی ہے جو ہزارے کے علاقے کی عورتوں کا خاصا ہے اور یہ بھی اپنے معنوں کے لحاظ سے کوئی اچھی ضرب المثل نہیں ہے۔

۲۱۱۔ ہزارے نیاں عورتاں وچہ ہزار بَل

أردو ترجمہ : ہزارے کی عورتوں میں ہزاروں فریب۔

وضاحت : ''بَل'' پوٹھوہاری میں فریب کو بھی بولتے ہیں اور ''پیچ'' کو بھی۔ اگر غور کیا جائے تو پیچ بھی ایک طرح کے فریب کا ہی مفہوم بنتا ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ ہزارے کی عورتوں کے ساتھ اس لئے گزارہ کرنا مشکل ہے کہ ان میں ہزاروں بَل اور پیچ ہوتے ہیں۔

۲۱۲۔ ہلی ہلی گدڑی تے مانہہ پییاں پھلیاں

اُردو ترجمہ : گیڈری ہل گئی اور ماش کی فصل کو پھلیاں لگ گئیں۔

وضاحت : یہ موقع پرستی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے، گیڈر عام طور پر فصلوں کے بڑا ہونے اور پکنے کے موقعوں پر فصلوں میں آ تا ہے اور اس کا نقصان کرتا ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ جب فصل (ماش کی فصل کی پھلیاں محاورۃً استعمال کی گئیں ہیں) بڑی ہو جائے یا اس پر پیداوار آنے لگے تو گیڈر بھی اس کو برباد کرنے آ جاتے ہیں۔

اس ضرب المثل کے پردے میں انسانوں کی ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی خصلت کو بیان کیا گیا ہے۔

۲۱۳۔ ہر کوئی آ پڑیں گوگی لانڑاں

اُردو ترجمہ : ہر کوئی اپنی روٹی لگا تا ہے۔

وضاحت : گوگی، پوٹھوہاری زبان میں چھوٹی سی روٹی کو کہتے ہیں۔''گوگی لانڑاں'' محاورہ ہے جس کا مطلب ہے ''چھوٹی سی روٹی پکانے کے لئے تندور میں لگانا''۔ اور ''اپنا مطلب نکالنا''

اس ضرب المثل میں گوگی لگانے کا مفہوم ہے اپنا اُلو سیدھا کرنا یا اپنا کام نکالنا اور کسی دوسرے کی پرواہ نہ کرنا۔ یا کسی دوسرے کے بارے میں نہ سوچنا۔

مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں ہر کوئی اپنا کام سیدھا کرنے کی سوچتا ہے کسی دوسرے کا فائدہ کوئی نہیں سوچتا نہ دوسروں کے فائدے کے لئے کوئی عملی کام کرتا ہے۔ یعنی صِرف اُسے اپنے کام سے مطلب رکھنا ہوتا ہے۔

☆☆☆

ی

۲۱۴۔ **یاراہ پئی جانڑیے یاواہ پئی جانڑیے**

اُردوترجمہ : یاراستہ ساتھ ہوتو بندہ جانتا ہے یا پھر اُس کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ پڑے تو جان جاتا ہے۔

وضاحت : یہ بڑی دانش بھری ضرب المثل ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو دوطریقوں سے پرکھا جاسکتا ہے اس کی فطرت سے واقفیت کے دوذریعے ہیں۔یا تواس کے ساتھ سفر کیا جائے یا پھر اس کے ساتھ کوئی کام ہو،کوئی تعلق واسطہ ہو۔ان دوذرائع سے آدمی کی اصلیت معلوم کی جاسکتی ہے۔اس میں بزرگوں نے گویا یہ نصیحت کی ہے کہ آپ اگرکسی کو پرکھنا چاہتے ہیں تو یااس کے ساتھ سفرکریں،راستہ چلیں یا پھر اس کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ بنائیں تاکہ اس کے ساتھ رہنے کا موقع ملے۔

۲۱۵۔ **یاآرتے یاپار -یا- یارارتے یاپار**

اُردوترجمہ : یااِس طرف یااُس طرف۔

وضاحت : یہ بڑی فیصلہ کُن قسم کی ضرب المثل ہے جس کامفہوم یہ ہے کہ آج تو میں نے یا ہم نے فیصلہ کرنا ہے خواہ جیسا بھی ہو۔اِس طرف یعنی ہمارے حق میں ہو جائے یا فریق مخالف کے حق میں۔بہرحال فیصلہ ہونا ہے۔آر کسی دریا یا نہر یا ندی نالے کا اِس طرف والے کنارے،علاقے کواور پار۔دُوسری طرف والے علاقے یا جگہ کو کہا گیا ہے۔

۲۱۶۔ **یاری نہ ہوئی چھولیاں ناں بڈھ ہویا**

اُردوترجمہ : یہ یاری نہ ہوئی بلکہ چنے کے کاٹنے کے بعد کا کھیت ہوا۔

وضاحت : چنے کی فصل کاٹ لی جائے تو زمین صاف ہو جاتی ہے اورزمین کی اس کیفیت کو بڈھ کہا

جاتا ہے۔

اس ضرب المثل میں دوستی اور دوستانہ تعلق ٹوٹ جانے کو زمین کے اُس بڈھ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ مطلب یہ کہ یہ جو ہماری دوستی ہے یہ پکی ہے۔ اس طرح کی دوستی نہیں جس طرح خالی خولی کھیت جس میں سے چنے کی فصل کاٹ لی گئی ہو۔ ہماری دوستی پائیدار ہے اور رہے گی اور اگر کوئی اس طرح کی دوستی نہ نبھا سکے تو کہتے ہیں کہ یہ یاری تو نہ ہوئی ناں۔ یہ تو چنے کی فصل کے کاٹنے کے بعد کی خالی خولی زمین کی مانند ہی ہوا۔

۲۱۷۔ یاراں نال بہاراں

اُردو ترجمہ : دوستوں کے ساتھ ہی بہاریں ہیں۔

وضاحت : دوستوں کی قدر کا ذکر اس مختصر سے جملے میں ملتا ہے۔ اس نام کی ایک پنجابی فلم بھی بنائی گئی تھی۔ عرصہ گزرا۔ اب لوگ شاید اُس فلم کا نام صرف اس ضرب المثل سے ہی یاد کرتے ہوں۔ یعنی دوستوں سے ہی زندگی میں بہاریں ہیں۔ دوست نہ ہوں تو زندگی گویا پھیکی پھیکی ہے، اس لئے دوستی کی اس بہار کو ضائع نہیں ہونے دینا چاہئے۔

۲۱۸۔ یتیم منڈھاں توں رونڑاں لے

اُردو ترجمہ : یتیم شروع سے ہی رونے کے عادی ہیں۔

وضاحت : یہ اُس موقع پر بولا جاتا ہے جب کسی کے ساتھ کوئی زیادتی ہو اور بار بار ہوتی رہے۔ تو کہتے ہیں کہ یتیم تو شروع سے ہی رونے کے عادی ہیں ان نئی مصیبتوں سے اور کیا نقصان ہوگا چونکہ ہمارے معاشرے میں یہ تصور بڑا پختہ ہو چکا ہے کہ جن بچّوں کے والد (یا والدہ) فوت ہو جاتے ہیں ان کی کوئی دوسرا کم ہی پرواہ کرتا ہے بلکہ ان پر مصیبتیں ہی آتی رہتی ہیں اور ان کے نتیجے میں وہ بیچارے روتے ہی رہتے ہیں۔ ان کا مداوہ کرنے والا کوئی نہ ہو تو ان کا یہ رونا ساری زندگی کا ہو جاتا ہے۔

اس لئے ایسے بچّوں کے لئے رونا کوئی نئی بات نہیں ہوتا۔ وہ تو بچپن سے ہی رونے کے عادی ہوتے ہیں۔
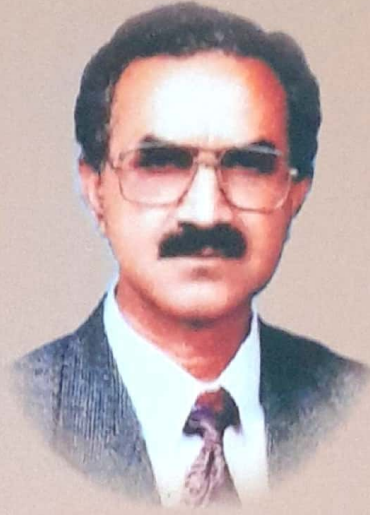
ضلع راولپنڈی نے ہک گراں بجہ وچ 1947ء اچ پیدا ہوئے شروع وچ گرائیں نے سکول پڑھے۔ فر جاتلی ہائی سکول توں میٹرک کیتا اُردو وچ ماسٹر 1970ء وچ کیتا۔ فر پنج سال پہلوں سکھو تے فر جہلم نے سکولے وچ پڑھایا۔ 1971ء وچ ریڈیو پاکستان نی ملازمت شروع کیتی پروگرام نی سب سوں نکی پوہڑی ڈیوٹی آفیسر اپر پیر رکھیا تے اللہ نے فضل نال سب توں بڑی پوہڑی ڈائریکٹر پروگرام تکر پہنچی تے 2007ء وچ ریٹائر ہوئے ریڈیو پاکستان راولپنڈی وچ پوٹھوہاری ناں دیہاتی بھرانواں ناں مشہور پروگرام جمہور نی واز کوئی باراں سال تکر پیش کرنے ناں اعزاز وی حاصل کیتا۔ اُردو تے پوٹھوہاری نے منّے پرمنّے ادیب تے شاعر تے مہاڑے اُستاد سید اختر امام رضوی ہوراں ہک واری مہاڑی ملازمت وچ تبدیلی نی ہک تقریب وچ آکھیاں سا ''سارے پاکستان وچ ایہہ واحد شریف آجہڑا شاد دا، کیاں جے ہس زمانے وچ بندہ شریف وہے تے شاد نہیں رہی سکڑاں تے جے شاد وہے تے شریف رہنڑاں اوکھا اے''۔ 2008ء وچ پہلی ''پوٹھوہاری اُردو لغت'' شائع ہوئی گراں نال تعلق ہونڑ نی وجہ نال پوٹھوہاری زبان تے ثقافت نال خاص دلچسپی اے جس ناں ثبوت اُنہاں نی ایہہ دوئی تخلیق ''سیانڑیاں ناں کھانڑاں'' تساں نیاں ہتھاں وچ ای میدا اے اس زبان نال تعلق رکھنڑیں آلے اس کے کی اگے ٹورسن وی تے اسکی پڑھی تے آپڑیں رائے وی دیسن۔

GHA GANDHARA HINDKO ACADEMY

گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور

2۔ چنار روڈ، آبدرہ، یونیورسٹی ٹاؤن، پشاور

www.gandharahindko.com